سبحان الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

و لقد نصرکم اللہ ببدرٍ و انتم اذلہ

Digitized by Khilafat Library

بدر

BADR — QADIAN
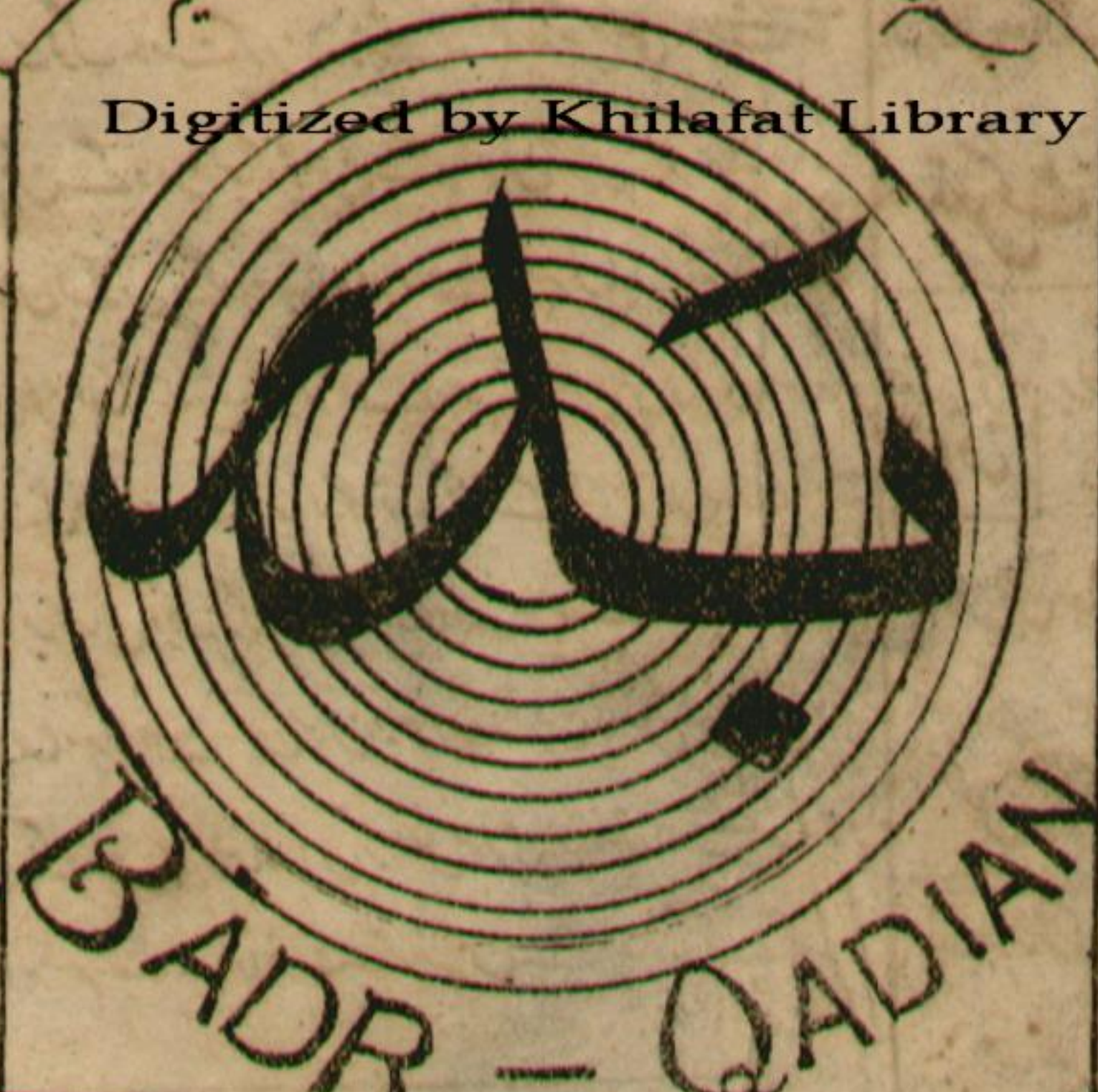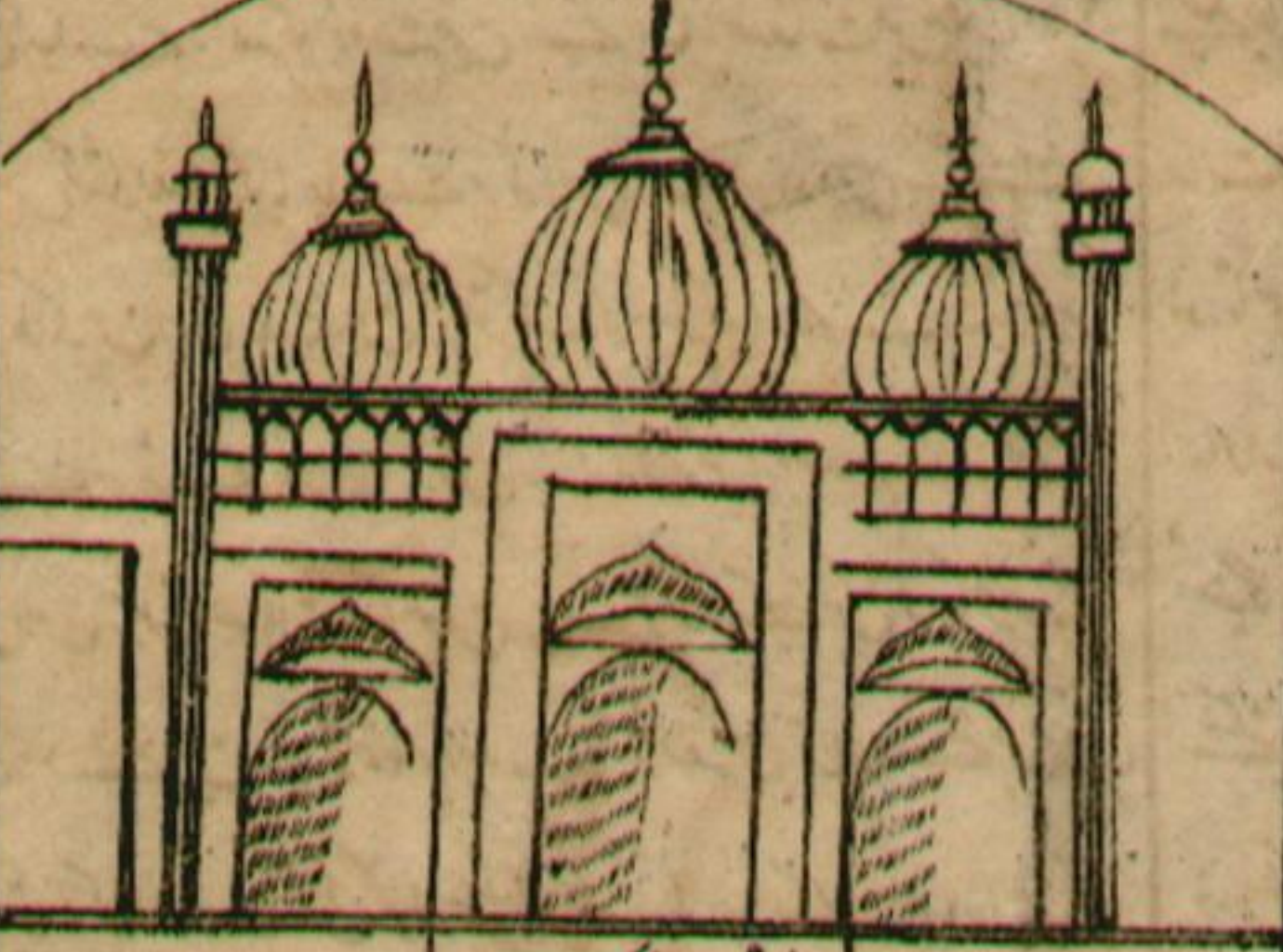
قادیان ضلع گورداسپور

عام قیمت پیشگی ؏ بغیر ضمیمہ درس قرآن شریف

چہ گویم باتو گر آئی بہ دارقادیان بینی | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۰۸ | دوا بینی ۔ شفا بینی غرض دار الامان بینی

(پیشگی چار روپے)

معہ ضمیمہ درس قرآن شریف

جلد ۹

مورخہ ۲۲ ۔ محرم الحرام ۱۳۲۹ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲ ۔ فروری سنہ ۱۹۱۱ء مطابق ۲۲ ماگھ ۱۹۶۷

نمبر ۱۵

سارے جہاں سے اچھا دار الاماں ہمارا | اڈیٹر و مینیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دار الاماں ہمارا جنت نشان ہمارا

جمعہ کا خطبہ

(مورخہ ۱۳ جنوری سنہ ۱۹۱۱ء)

سورۃ ”والعصر“ پڑھکر فرمایا ۔ دو صحابی آپس میں ملتے تھے ۔ تو کم از کم اتنا شغل کر لیتے تھے کہ اس سورۃ کو باہم سنا دیں سو اس نیت سے کہ والذین اتبعوہم باحسان رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ کی ماتحت رضامندی کا حصہ مجھے بھی مل جاوے ۔ میں بھی تمہیں یہ سورۃ سناتا ہوں ۔

عصر کہتے ہیں زمانہ کو جو ہر آن گذرتا جاتا ہے ۔ دیکھو میں کھڑا ہوں ۔ جو فقرہ بولا اب اس کے لئے پھر وہ وقت کہاں ہے ۔ یہ قسم ہمیشہ شاہد کے رنگ میں ہوتی ہے ۔ گویا بدیہیات سے نظریات کے لئے ایک گواہ ہوتا ہے تو خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ انسان کی عمر گھٹ رہی ہے جیسے کہ زمانہ کوچ کر رہا ہے ۔ عصر کی شہادت میں ایک یہ نکتہ معرفت بھی ہے ۔ زمانہ کو گالیاں نہیں دینی چاہئیں جیسا کہ بعض قوموں کا قاعدہ ہے فارسی لٹریچر میں خصوصیت سے یہ بُرائی پائی جاتی ہے اس لئے حدیث شریف میں آیا ہے ۔ لا تسبّوا الدھر ۔ خدا جس کو گواہی میں پیش کرے وہ ضرور عادل ہے زمانہ بُرا نہیں ہمارے افعال بُرے ہیں ۔ جن کا خمیازہ زمانہ میں ہم کو اٹھانا پڑتا ہے ۔

عصر سے مراد نماز عصر بھی ہے اس میں یہ بات سمجھائی ہے کہ جیسے شریعت اسلام میں نماز عصر کے بعد کوئی فرض ادا کرنے کا وقت نہیں اسی طرح ہر زمانہ عصر کے بعد کا وقت ہے ۔ جو پھر نہیں ملیگا ۔ اسکی قدر کرو ۔

عصر کے معنے نچوڑنے کے بھی ہیں گویا تمام خلاصہ اس سورت میں بطور نچوڑ کے رکھدیا ہے ۔

غرض عصر کو گواہ کر کے انسان کو سمجھایا گیا ہے کہ وہ ایک برف کا تاجر ہے جو بات لڑکپن میں ہے وہ جوانی میں نہیں ۔ جو جوانی میں ہے وہ بڑھاپے میں نہیں ۔ پس وقت کو غنیمت سمجھو ۔ وانہ سے نکتہ کی ہے کہ جو نماز عمداً ترک کی جاوے تو اس کی تلافی کی کیا صورت ہے یہ ٹھیک بات ہی ہے کہ اس کی کوئی صورت سوائے استغفار کے نہیں ۔ اسی واسطے اللہ تعالیٰ اس خسر کی تلافی کے لئے فرماتا ہے ۔ کہ ایک تو ایمان ہو ۔ جس کا اصل الاصول ہے ۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ۔ اس کے ساتھ ہی میری آرزو

تجارت کا راز ⅟₂

بیکاروں کو مژدہ

تجارت پیشہ اصحاب کو اس خوش کن خبر سے آگاہی ہو کہ اب میں نے دیسی صابون قسم اعلےٰ بغیر امداد آلات و کلی وغیرہ صرف دس منٹ میں سکھلانے کا پورا ارادہ کر لیا ہے یہ کام چند روپیہ کے سرمایہ سے بخوبی چل سکتا ہے اور ایک منافع بخش روزگار ہے زیادہ توصیف فضول ہے اگر میری روانہ کردہ ترکیب سے صابن امرتسری قسم اعلےٰ طیار نہ ہو تو حلفیہ اقرار ہے فیس جو مبلغ للعہ مقرر ہے واپس دی جاویگی ۔ جو صاحب چاہیں مندرجہ ذیل شرائط کے پابند رہ کر سیکھ سکتے ہیں (۱) ترکیب خوشخط عام فہم اردو میں بذریعہ وی پی روانہ ہوگی (۲) جو صاحب نقد روپیہ اول روانہ کریں خرچ وی پی وغیرہ سے بچ سکتے ہیں (۳) وی پی کا خرچ بذمہ خریدار ہوگا پتہ صاف ہو ۔ جواب کے لئے جوابی کارڈ (۴) بہلی درخواست پر حلفیہ اقرار ہو کہ بغیر اجازت مینجر یہ ترکیب کسی اور کو نہ سکھلائی جاویگی غریب احمدی اصحاب کو فیس میں مزید رعایت ہوگی (۵) اگر مصالح تیار ہو تو ایک دن میں خواہ ۵ من طیار کر لو ۔

المشتہر ۔ غلام محی الدین مینیجر ۔ احمدی ۔ موضع جھنڈ والی ۔ سب آفس کھوڑ ریالوالہ ۔ تحصیل و ضلع لائل پور

مجموعہ فتاوے احمدیہ

علم فقہ میں علماء کے عملی اختلافات جو صد ہا سال سے چلے آتے ہیں ان کو مٹانے کے لئے یہ بے نظیر کتاب مسائل فقہ میں حضرت مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یادگاروں سے ہے ۔ مامور خدا کے صحیح فتووں سے واقف ہونے کے لئے ہر ایک احمدی کے گھر میں اس کا ہونا ضروری ہے ۔ حضرت خلیفۃ المسیح کے فتوے بھی اس میں درج ہیں ۔ قیمت ہر حصہ ۸ ۔ ملنے کا پتہ ۔ دفتر اخبار بدر ۔ قادیان ضلع گورداسپور

دفتر اخبار بدر سے خرید فرماویں

شہادۃ القرآن ۔ مولوی ابراہیم سیالکوٹی کی کتاب شہادۃ القرآن کا دندان شکن علمی جواب ۔ قیمت ۴ ۔

معیار الصادقین ۔ ماسخاذوں کی پہچان کے اصول اور مسیح موعود کے دعاوی کا ثبوت ۔ قیمت ۴ ۔

ظہور المسیح ۔ اکثر مخالف کتابوں کے اعتراضوں کے جوابات وفات مسیح اور حضرت کے دعاوی کی نسبت کامل تشریح ۔ آیت استخلاف کی عجیب تفسیر کی گئی ہے ۔ قیمت صرف ۔ ۔ آئینہ صداقت ۔ حضرۃ اقدس کی وفات پر عجیب رسالہ ۔

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے باہتمام قاضی محمد ظہور الدین اکمل چھپ کر شائع ہوا ۔

ہے کہ ہمارے واعظ ان کے واعظ ہون کہ وہ اسلام کا خاصہ ہے ایمان کیا ہے۔ اللہ کو ذات مین بے ہمتا۔ صفات مین یکتا افعال مین لیس کمثلہ یقین کیا جاوے چونکہ اس کے ارادون کے پہلے منظہر ملائکہ ہین اس لئے ان کی تحریک کو تسلیم کیا جاوے۔ برہمو جو قوم ہے یہ بڑے بری زبان کے لوگ ہین اسلام کے سخت دشمن ہین۔ مین حیران ہوتا ہون۔ جب لوگ کہتے ہین کہ یہ بڑے اچھے ہوتے ہین۔ یہ تو تمام انبیاء کو مفتری قرار دیتے ہین اس سے بڑھ کر اور کوئی گالی کیا ہو سکتی ہے کہ خدا کے راستبازون کو مفتری سمجھا جاوے۔ چنانچہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ ومن اظلم ممن افترٰی علی اللہ کذبا۔ ایک برہمو سے مین نے انبیاء کے دعوے وحی حق کے بارے مین پوچھا تو اس نے کہا دروغ مصلحت آمیز۔ جس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ اس قوم کو انبیاء کی نسبت کیسا گندہ خیال ہے یہ لوگ اللہ کی صفات مین سے ایک صفت یرسل رسولا اور اس کے متکلم ہونے کے قائل نہین۔ اور ملائکہ ماننا شرک ٹھہراتے ہین حالانکہ خدا نے انہین عباد مکرمون فرمایا ہے اور جن پر وہ نازل ہوتے ہین ان کی نسبت فرمایا۔ من یطع الرسول فقد اطاع اللہ ۔ پھر جزا و سزا کا ایمان ہے جو بہت سی نیکیون کا سرچشمہ ہے ایک شخص نے مجھے کہا کہ آپ تو ابد الآباد غیر منقطع عذاب کے قائل نہین۔ اس کا مطلب یہ تھا۔ کہ آخر ہم بھی تمہارے ساتھ آملین گے۔ بازار مین جاتے تھے۔ مین نے کہا کہ روپے لو اور دو جوتے کھا لو۔ مجھے کوئی جانتا ہے نہ تمہین۔ اوس نے قبول نہ کیا۔ کہ میری ہتک ہوتی ہے مین نے کہا پھر جہان اولین آخرین جمع ہون گے وہان یہ بے عزتی کیسے گوارا کر سکو گے۔

پھر ایمان بالقدر تمام انسانی بلند پروازیون کی جڑ ہے کیونکہ جب یہ یقین ہو کہ ہر کام کوئی نتیجہ رکھتا ہے تو انسان سوچ سمجھ کر عاقبت اندیشی سے کام کرتا ہے۔ دیکھو اماطۃ الاذی عن الطریق۔ بھی ایمان کا ایک شعبہ ہے اور اس سے انگریز قوم نے خصوصیت سے فائدہ اٹھایا ہے پشاور سے کلکتہ تک رستہ صاف کیا تو کیا کچھ پایا۔ مسلمان اگر مسئلہ قدر پر ایمان مستحکم رکھتے تو ہمیشہ خوشحال رہتے۔ پھر جیسا ایمان ہو اسی کے مطابق اس کے اعمال صالحہ ہون گے۔ نماز۔ زکوۃ۔ روزہ حج اخلاق فاضلہ۔ بدیون سے بچنا۔ یہ سب ایمان کے نتائج ہین۔

پھر اسی پر مومن سبکدوش نہین بلکہ اس کا فرض ہے کہ جو حق پایا ہے اُسے دوسرون کو بھی پہونچاوے۔ اور اس حق پہونچانے مین جو تکلیف پہونچے اس پر صبر کرے اور صبر کی تعلیم دے۔ صوفیاء مین ایک ملامتی فرقہ ہے وہ بظاہر ایسے کام کرتا ہے جس سے لوگ ملامت کرین۔ رنڈیون کے گھر مین کسی دوست کے سامنے چلے جائین گے وہان جا کر پڑ رہین گے۔ قرآن شریف اور نماز۔ گر رات وہین بسر کرین گے۔ حضرت صاحب نے مجھے فرمایا۔ کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر خود ملامتی فرقہ ہوتا ہے۔ جب مومن کسی کو بُری رسوم و عادات کی ظلمت سے روکیگا تو تاریکی کے فرزند ان سے ملامت سُنیگا۔ میرا حال دیکھ لو کہ ملامتی فرقے والے مجھ سے زیادہ بدنام ہو سکتے ہین۔ ہرگز نہین۔ پس مومن کو کسی فرقے مین داخل ہونے کی ضرورت نہین بلکہ وہ حق کا مبلغ ہو اور اس پر مستقل مزاجی اور استقامت سے قائم رہے پھر وہ ہر قسم کے دنیا و آخرت کے خسران سے محفوظ رہے گا۔

انجمن صادقین

مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری نے ایک انجمن بنائی ہے جس کے ممبرون سے وعدہ لیا جاتا ہے کہ کبھی جھوٹھ نہ بولین گے کیا ہی عمدہ بات ہے۔ مگر مولوی صاحب سے ایک بات ضرور قابل دریافت ہے اور وہ یہ ہے کہ آج سے پانچ سال پہلے عدالت مین ایک گواہی دیتے ہوئے جو آپنے یہ قرار دیا تھا۔ کہ شریعت اسلام کے مطابق جھوٹ بولنے سے آدمی کے تقوے مین کوئی فرق نہین آتا گویا جھوٹھ بھی بول لو اور متقی کے متقی بھی بنے رہو کیا اب آپنے اپنے اس عقیدہ سے رجوع کر لیا ہے اور توبہ کی ہے اگر یہ بات ہے تو بڑی خوشی کی بات ہے اس انجمن کو خوب فروغ دینا چاہیئے۔ خدا صادق کے ساتھ ہے لیکن اگر یہ صرف ہاتھی کے دانت ہین۔ لوگون سے اقرار اور لئے جاتے ہین اور اپنا عقیدہ کچھ اور ہے۔ تو پھر یہ ایک غلطی پر دوسری غلطی ہے۔ اس کا انجام اچھا نہین ہو سکتا۔

ارشادات نبوی کا سلسلہ اخبار مین ہونا چاہیئے؟

مولوی محمد یمین صاحب داتہ سے تحریر فرماتے ہین یہ بدر مین ارشادات نبوی کے کالم کھولنے کی جو تجویز منظور ہوئی ہے میرے خیال مین اس کی کچھ بھی ضرورت نہین ہے اس وقت اگر ضرورت ہے تو اس بات کی کہ مولوی عبد اللہ صاحب چکڑالوی جن احادیث بخاری و مسلم وغیرہ پر تمسخر اُڑا رہا ہے ان کا جواب باصواب دیا جاوے۔ جو ضروری بھی ہے۔ نیز ارشادات نبوی پر عمل کرنے والون کے لئے ہزارون کتابین اُردو مین موجود ہین"

درخواست جنازہ

قاضی محمد عالم صاحب اپنے مرحوم دادا قاضی غلام داؤد صاحب کے واسطے جو تہجد خوان نمازی اور حاجی حرمین تھے اور ۹۰ سال کی عمر مین فوت ہوئے ہین احباب سے دُعائے جنازہ کی درخواست کرتے ہین۔

مُبارک

برادرم بابو فخر الدین صاحب کو اللہ تعالیٰ نے تیسرا فرزند عطا فرمایا ہے۔ حضرت نے نام محمد اسمٰعیل رکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے اور صحت و عافیت اور نیکی کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے

مستعمل ٹکٹ

ہمارے پاس امریکہ و یورپ آسٹریلیا وغیرہ ممالک کے کچھ مستعمل ٹکٹ ہین اگر کسی کو ضرورت ہو تو منگوا سکتے ہین۔

قلاقند

برادر محمد عثمان ہاون ہوس بے پور نے جس قلاقند کا اشتہار دیا تھا۔ وہ ہم نے بھی کھا کے دیکھی واقعی مزیدار ہے اور عمدہ خالص بنی ہوئی ہے جیسی عام دکانون سے نہین ملسکتی۔

علمی جنتری

سید محمد عبد اللہ علم۔ کوٹھی نارائن لاہور ہر سال ایک جنتری شائع کرتے ہین۔ اس سال جفر۔ رمل۔ عروض انقلاب ٹرکی۔ سلاطین اسلامیہ کے متعلق بہت عمدہ معلومات جمع کئے ہین شائقین ضرور منگوائین۔

تہائی قیمت کا راز

ایک صاحب ہم سے پوچھتے ہین کہ پیسہ اخبار ہر سال تہائی قیمت پر کتابین دے کر کیون کر نقصان برداشت کرتا ہے۔ اس کے جواب مین عرض ہے۔ کہ ہر کسے مصلحت خویش نکو مے داند۔

قابل توجہ اہل اسلام مسافر آگرہ کی شرارت

تیرہ سو سال سے قرآن مجید کا یہ دعوے ہو کہ ان کنتم فی ریب مما نزلنا علی عبدنا فاتوا بسورۃ من مثلہ یہ دعویٰ ہے اور اس کے ساتھ پیشگوئی کے رنگ مین فرمایا ولن تفعلوا چنانچہ تمام فصحاء عرب جو غیر ممالک کے رہنے والون کو اپنے مقابل مین عجمی سمجھتے تھے اس کے معارضہ سے عاجز رہے اس کے بعد زمانے نے پرلے درجہ کی ترقی کی مگر کوئی مذہب ایسی صداقت نہ پیش کر سکا جو قرآن مجید مین نہ ہو اور ضرور تھا کہ ایسا ہو کیونکہ ؂

بنا سکتا نہین اک پاؤن کیڑے کا بشر ہرگز
تو پھر کیونکر بنانا نورِ حق کا اُس پہ آسان ہے

مصنوعی اور قدرتی مین یہی فرق ہے وہ تو خدا کا کلام ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک غلام۔ احمد نام (علیہ السلام) نے پر تحدی عربی کتابین شائع کین اور دس دس ہزار روپیہ انعام مقرر کر کے مقابلہ کے لئے بلایا۔ کہ کوئی ایسی فصیح و بلیغ پر معارف کتاب لکھدے مگر کوئی نہ لکھ سکا۔ باوجود اس صورت حالات کے مین دیکھتا ہون۔ کہ بعض آریون نے جہان کل شرفاء کی دل آزاری کا ٹھیکہ لیا ہے وہان اپنے پروگرام مین یہ بات بھی شامل کر لی ہے۔ کہ قرآن کا جواب نہین دیا جا سکتا تو اس کا موتہہ چڑائین۔ اگر متانت شرافت سے کوئی اعتراض وہ کرین یا مقابلہ پر آئین تو ہمین کوئی شکایت نہین مگر شرارت تو دیکھیئے کہ چند غیر ذمہ دار لونڈون کو مقرر کر دیا گیا ہے کہ وہ قرآن کی نقلین لگائین۔ پہلے ایک شخص عبد السلام کے نام سے ایسی بکواس شائع ہوتی رہی، اور مسلمانون نے اس پر کوئی نوٹس نہ لیا مگر اب غلام حیدر کے نام سے یہ ژاژ خائی شروع کی ہے اور سورتون کا نام بمبیہ اور کلکتیہ لکھکر پھر کچھ غلط فقرات لکھے ہین اور اس طرح پر قرآنی آیات کا تمسخر اڑایا ہے۔ ہم آریہ سماج کے ذمہ وار پنڈتون

ہے کہ ہمارے واعظ اس کے واعظ ہوں کہ وہ اسلام کا خاصہ ہے ایمان کیا ہے۔ اللہ کو ذات میں سب سے ہمتا۔ صفات میں یکتا افعال میں لیس کمثلہ یقین کیا جاوے چونکہ اس کے ارادوں کے پہلے مظہر ملائکہ ہیں اس لئے ان کی تحریک کو تسلیم کیا جاوے۔ برہمو جو قوم ہے یہ بڑے بری زبان کے لوگ ہیں اسلام کے سخت دشمن ہیں۔ میں حیران ہوتا ہوں۔ جب لوگ کہتے ہیں کہ یہ بڑے اچھے ہوتے ہیں۔ یہ تو تمام انبیاء کو مفتری قرار دیتے ہیں اس سے بڑھ کر اور کوئی گالی کیا ہو سکتی ہے کہ خدا کے راستبازوں کو مفتری سمجھا جاوے۔ چنانچہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ ومن اظلم ممن افتری علی اللّٰہ کذبا۔ ایک برہمو سے میں نے اخیار کے دعوے وحی حق کے بارے میں پوچھا تو اس نے کہا دروغ مصلحت آمیز۔ جس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ اس قوم کو انبیاء کی نسبت کیسا گندہ خیال ہے یہ لوگ اللہ کی صفات میں سے ایک صفت یرسل رسولا اور اس کے متکلم ہونے کے قائل نہیں۔ اور ملائکہ کا شرک ٹھہراتے ہیں حالانکہ خدا نے انہیں عباد مکرمون فرمایا ہے اور جن پر وہ نازل ہوتے ہیں ان کی نسبت فرمایا۔ من یطع الرسول فقد اطاع اللہ۔ پھر جزا و سزا کا ایمان ہے جو بہت سی نیکیوں کا سرچشمہ ہے ایک شخص نے مجھے کہا کہ آپ تو ابد الآباد غیر منقطع عذاب کے قائل نہیں۔ اس کا مطلب یہ تھا۔ کہ آخر ہم بھی تمہارے ساتھ آملیں گے۔ بازار میں جا رہے تھے۔ میں نے کہا کہ روپے لو اور دو جوتے کھالو۔ مجھے کوئی جانتا ہے نہ تمہیں۔ اوس نے قبول نہ کیا۔ کہ میری ہتک ہوتی ہے میں نے کہا پھر جہاں اولین آخرین جمع ہوں گے وہاں یہ بے عزتی کیسے گوارا کر سکو گے۔

پھر ایمان بالقدر تمام انسانی بلند پروازیوں کی جڑ ہے کیونکہ جب یہ یقین ہو کہ ہر کام کوئی نتیجہ رکھتا ہے تو انسان سوچ سمجھ کر عاقبت اندیشی سے کام کرتا ہے۔ دیکھو اماطت الاذی عن الطریق۔ بھی ایمان کا ایک شعبہ ہے اور اس سے انگریز قوم نے خصوصیت سے فائدہ اٹھایا ہے پشاور سے کلکتہ تک رستہ صاف کیا تو کیا کچھ پایا۔ مسلمان اگر مسئلہ قدر پر ایمان مستحکم رکھتے تو ہمیشہ خوشحال رہتے۔ پھر جیسا ایمان ہو اسی کے مطابق اس کے اعمال صالحہ ہوں گے۔ نماز۔ زکوۃ۔ روزہ۔ حج اخلاق فاضلہ۔ بدیوں سے بچنا۔ یہ سب ایمان کے نتائج ہیں۔

پھر اسی پر مومن بس نہیں بلکہ اس کا فرض ہے کہ جو حق پایا ہے اسے دوسروں کو بھی پہونچائے۔ اور اس حق پہونچانے میں جو تکلیف پہونچے اس پر صبر کرے اور صبر کی تعلیم دے۔ صوفیاء میں ایک ملامتی فرقہ ہے وہ بظاہر ایسے کام کرتا ہے جس سے لوگ ملامت کریں۔ رنڈیوں کے گھروں میں کسی دوست کے سامنے چلے جائیں گے وہاں جا کر پڑھیں گے۔ قرآن شریف اور نماز۔ مگر رات وہیں بسر کریں گے۔ حضرت صاحب نے مجھے فرمایا۔ کہ آمر بالمعروف اور ناہی عن المنکر ملامتی فرقہ ہوتا ہے۔ جب مومن کسی کو بری رسوم و عادات کی ظلمت سے روکیگا تو تاریکی کے فرزندوں سے ملامت سُنیگا۔ میرا حال دیکھ لو کہ ملامتی فرقے والے مجھ سے زیادہ بدنام ہو سکتے ہیں۔ ہرگز نہیں۔ پس مومن کو کسی فرقے میں داخل ہونے کی ضرورت نہیں بلکہ وہ حق کا مبلغ اور اس پر مستقل مزاجی اور استقامت سے قائم رہ کر پھر وہ ہر قسم کے دنیا و آخرت کے خسران سے محفوظ رہے گا۔

انجمن صادقین

مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری نے ایک انجمن بنائی ہے جس کے ممبروں سے وعدہ لیا جاتا ہے کہ کبھی جھوٹ نہ بولیں گے کیا ہی عمدہ بات ہے۔ مگر مولوی صاحب سے ایک بات ضرور قابل دریافت ہے اور وہ یہ ہے کہ آج سے پانچ سال پہلے عدالت میں ایک گواہی دیتے ہوئے جو آپ نے یہ قرار دیا تھا کہ شریعت اسلام کے مطابق جھوٹ بولنے سے آدمی کے تقویٰ میں کوئی فرق نہیں آتا گویا جھوٹ بھی بول لو اور متقی کے متقی بھی بنے رہو کیا اب آپ نے اپنے اس عقیدہ سے رجوع کر لیا ہے اور توبہ کی ہے اگر یہ بات ہے تو بڑی خوشی کی بات ہے اس انجمن کو خوب فروغ دینا چاہیئے۔ خدا صادق کے ساتھ ہے لیکن اگر یہ صرف ہاتھی کے دانت ہیں۔ لوگوں سے اقرار اور لئے جاتے ہیں اور اپنا عقیدہ کچھ اور ہے۔ تو پھر یہ ایک غلطی پر دوسری غلطی ہے۔ اس کا انجام اچھا نہیں ہو سکتا۔

ارشادات نبوی کا سلسلہ اخبار میں ہونا چاہیئے؟

مولوی محمد یٰسین صاحب واتہ سے تحریر فرماتے ہیں یہ بدر میں ارشادات نبوی کے کالم کھولنے کی جو تجویز منظور ہوئی ہے میرے خیال میں اس کی کچھ بھی ضرورت نہیں ہے اس وقت اگر ضرورت ہے تو اس بات کی کہ مولوی عبد اللہ صاحب چکڑالوی جن احادیث بخاری و مسلم وغیرہ پر تمسخر اڑا رہا ہے ان کا جواب باصواب دیا جاوے۔ جو ضروری بھی ہے۔ نیز ارشادات نبوی پر عمل کرنے والوں کے لئے ہزاروں کتابیں اردو میں موجود ہیں "

درخواست جنازہ

قاضی محمد عالم صاحب اپنے مرحوم دادا قاضی غلام داؤد صاحب کے واسطے جو تہجد خواں نمازی اور حاجی حرمین تھے اور ۹۰ سال کی عمر میں فوت ہوئے ہیں احباب سے دعائے جنازہ کی درخواست کرتے ہیں۔

مبارک

برادرم بابو فخر الدین صاحب کو اللہ تعالیٰ نے تیسرا فرزند عطا فرمایا ہے۔ حضرت نے نام محمد اسمٰعیل رکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے اور صحت و عافیت اور نیکی کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے

مستعمل ٹکٹ

ہمارے پاس امریکہ یورپ آسٹریلیا وغیرہ ممالک کے کچھ مستعمل ٹکٹ ہیں اگر کسی کو ضرورت ہو تو منگوا سکتے ہیں۔

قلاقند

برادر محمد عثمان ہاون ہوس سے پورنے جس قلاقند کا اشتہار دیا تھا۔ وہ ہم نے بھی کھا کے دیکھی واقعی مزیدار ہے اور عمدہ خالص بنی ہوئی ہے جیسی عام دوکانوں سے نہیں ملسکتی۔

علمی جنتری

سید محمد عبد اللہ علم ۔ کوٹھی نارائن لاہور ہر سال ایک جنتری بھی شائع کرتے ہیں۔ اس سال جغرافیہ رمل ۔ نجوم انقلاب ٹرکی۔ سلاطین اسلامیہ کے متعلق بہت عمدہ معلومات جمع کئے ہیں شائقین ضرور منگوائیں۔

تہائی قیمت کا راز

ایک صاحب ہم سے پوچھتے ہیں کہ بیہ اخبار ہر سال تہائی قیمت پر کتابیں دے کر کیوں کر نقصان برداشت کرتا ہے۔ اس کے جواب میں عرض ہے۔ کہ ہر کسے مصلحت خویش نکو میداند۔

قابل توجہ اہل اسلام
مسافر آگرہ کی شرارت

تیرہ سو سال سے قرآن مجید یہ دعوے ہو کہ ان کنتم فی ریب مما نزلنا علی عبدنا فاتوا بسورۃ من مثلہ یہ دعویٰ ہے اور اس کے ساتھ پیشگوئی کے رنگ میں فرمایا ولن تفعلوا ۔ چنانچہ تمام فصحاء عرب جو غیر ممالک کے رہنے والوں کو اپنے مقابل میں عجمی سمجھتے تھے اس کے معارضہ سے عاجز ہیں اس کے بعد زمانہ نے بہتیرے ورجہ کی ترقی کی مگر کوئی مذہب ایسی صداقت نہ پیش کر سکا جو قرآن مجید میں نہ ہو اور ضرور تھا کہ ایسا ہو کیونکہ ؎

بنا سکتا نہیں اک پاؤں کیڑے کا بشر ہرگز

تو پھر کیونکر بنانا نور حق کا اُس پہ آسان ہے

مصنوعی اور قدرتی میں یہی فرق ہے وہ تو خدا کا کلام ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک غلام ۔ احمد نام (علیہ السلام) نے یہ تحدی عربی کتابیں شائع کیں اور دس دس ہزار روپیہ انعام مقرر کر کے مقابلہ کے لئے بلایا۔ کہ کوئی ایسی فصیح و بلیغ پر معارف کتاب لکھدے مگر کوئی نہ لکھ سکا۔ باوجود اس صحت کے حالات کے میں دیکھتا ہوں۔ کہ بعض آریوں نے جنہاں کل شرفاء کی دل آزاری کا ٹھیکہ لیا ہے وہاں اپنے پروگرام میں یہ بات بھی شامل کر لی ہے۔ کہ قرآن کا جواب نہیں دیا جا سکتا تو اس کا منہ چڑائیں۔ اگر متانت شرافت سے کوئی اعتراض وہ کریں یا مقابلہ پر آئیں تو ہمیں کوئی شکایت نہیں مگر شرارت تو دیکھئے کہ چند غیر ذمہ دار لونڈوں کو مقرر کر دیا گیا ہے کہ وہ قرآن کی نقلیں لگائیں۔ پہلے ایک شخص عبد السلام کے نام سے ایسی بکواس شائع ہوتی رہی، اور مسلمانوں نے اس پر کوئی نوٹس نہ لیا مگر اب غلام حیدر کے نام سے یہ ژاژ خائی شروع کی ہے اور سورتوں کا نام بھبیہ اور کلکتیہ لکھ کر پھر کچھ غلط فقرات لکھے ہیں اور اس طرح پر قرآنی آیات کا تمسخر اڑایا ہے ۔ ہم آریہ سماج کے ذمہ وار لیڈروں

وقرآن الفجر

ان قرآن الفجر کان مشہوداً

(امیر المومنین)

سیروا فی الارض بعض لوگوں کے دماغ میں ایک چکر ہوتا ہے وہ ہمیشہ سیر وسیاحت میں مشغول رہتے ہیں مگر اس مقصد کو مدنظر رکھ کر سفر نہیں کرتے۔ جو قرآن مجید میں ہے اور وہ یہ ہے۔ ثم انظروا کیف کان عاقبۃ المکذبین

کتب علیٰ نفسہ الرحمۃ ایک گروہ صوفیا کا کہتا ہے کہ خدا تعالیٰ پر کوئی چیز فرض ولازم نہیں چاہے تو انبیا کو دوزخ میں ڈالدے اور کفار کو بہشت میں۔ یہ کلمہ بے ادبی کا ہے اور بے راہ افراط کی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ایک مقام پر فرمایا ہے۔ وکان حقاً علینا نصر المومنین۔ (۲) حضرت نبی کریم نے معاذ کو اونٹ پر اپنے پیچھے بٹھایا۔ اور اثنائے کلام میں فرمایا۔ ماحق العباد علے اللہ ۔ بندوں کے حقوق اللہ پر کیا ہیں۔ (۳) اذان کے ساتھ اذان کے کلمات پڑھنے کا حکم ہے۔ صرف حی علی الفلاح میں اختلاف ہے۔ بعض کہتے ہیں صرف لاحول پڑھے۔ بعض کہ وہ کلمات ہی دُھرائے اور اذان کے بعد درود پڑھے۔ اور پھر دُعا مانگے۔ اللھم رب ھذہ الدعوۃ التامۃ والصلوۃ القائمۃ اٰت محمدن الوسیلۃ والفضیلۃ وابعثہ مقاماً محمودن الذی وعدتہ۔

اس دُعا کے نتیجہ میں لکھا ہے۔ وجبت لہ الشفاعۃ یہاں وجوب کا لفظ ہے۔

وھو القاھر۔ یعنی فوق عبادہ۔ انسان تمام عناصر پر حکمران ہے۔ اور انسان پر اللہ تعالیٰ اور حکومت وہی کرسکتا ہے۔ جو حکمت سمجھے اور اس چیز کی حقیقت سے باخبر ہو۔

یعرفونہ کما یعرفون ابناءھم ہر ایک انسان اپنے اور دوسروں کے بیٹوں کو پہچانتا ہے اولاد اور ماں باپ کے چہروں میں مابہ الاشتراک ایک ایسا امر پایا جاتا ہے جس سے پہچان لیا جاتا ہے کہ یہ اسی کے بیٹے ہیں۔ اگرچہ ماں کے متعلق ایک شخص سی بدگمانی بھی ہوسکتی ہے۔ اسی طرح صحف سابقہ کا مطالعہ کرنے اور آپ کی تعلیم پر نظر کرنے سے صاف کھل جاتا ہے کہ آپ مامور من اللہ ہیں۔

اول المہاجرین کی پہلی آمد قادیان میں میں جب پہلے پہل قادیان میں آیا تو یکہ بان نے مجھے مرزا امام دین کی رہنمائی کی۔ کہ یہی مرزا صاحب ہیں اس کو دیکھتے ہی میرے قلب پر کچھ ایسا انقباض طاری ہوا کہ میں نے کہا کہ اگر یہ مرزا ہے تو تم ٹھہرو۔ میں ابھی واپس جاؤں گا۔ وہاں میں بیٹھ گیا مگر بادلِ ناخواستہ۔ اُس نے خود ہی کہا آپ مرزا صاحب کو ملنا چاہتے ہیں اس وقت میری جان میں جان آئی اور میں نے خدا کا شکر کیا ایک آدمی میرے ساتھ کیا۔ اور میں آپکے مکان پر پہونچا۔ معلوم ہوا کہ آپ عصر کے وقت مل سکیں گے۔ چنانچہ آپ اس وقت سیڑھیوں سے اُترے۔ تو میں نے دیکھتے ہی دل میں کہا کہ بس یہ مرزا ہے اور اس پر میں سارا ہی قربان ہو جاؤں۔ آپ دور تک میرے ساتھ چلے گئے اور مجھے یہ بھی فرمایا کہ امید ہے کہ آپ جلد واپس آجاوینگے (حالانکہ میں ملازم تھا اور بیعت وغیرہ کا سلسلہ بھی نہیں تھا) چنانچہ پھر میں آگیا اور ایسا آیا کہ یہیں کا ہو رہا ہوں میں ایک فراست ہوتی ہے۔

۳۔ میں جب کوئی نکتۂ معرفت سُن لیتا ہوں تو مجھے چین نہیں آتا۔ جب تک اسے اپنے دُور کے رہنے والے بھائیوں تک نہ پہونچالوں۔ اور اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ اس میں میری ذاتی غرض نہیں ہوتی۔

حضرت امیر المومنین نے .... وکلمھم الموتیٰ کے بارے میں فرمایا۔ کوئی چالیس پچاس برس کی بات ہے۔ میں نے خواب میں ایک شخص کو موتیٰ میں دیکھا۔ جو بیمار معلوم ہوتا تھا۔ میں نے اسکی وجہ پوچھی تو اس نے کہا کہ فلاں محبوبہ (جس کی شکل میرے سامنے کی گئی) کے عشق میں یہ حالت ہے۔ میں فاصلہ پر رہتا تھا۔ کچھ دنوں بعد مجھے معلوم ہوا کہ واقعی اسی دن وہ مرا۔ پھر میں نے اس کے عشق کے بارے میں اس کے ایک خاص دوست سے دریافت کیا تو اس نے بڑا تعجب کیا۔ وہ کہنے لگا اس بات کا علم سوائے میرے اور عاشق ومعشوق کے اور کسی کو ہرگز نہیں۔ کچھ مدت بعد میں نے لڑکیوں میں اس لڑکی کو بھی پہچان لیا اور تصدیق بھی کرلی۔

دوم۔ ایک شرابی فاسق فاجر شخص کو میں نے بہشت اور غرفات آسمون میں دیکھا۔ میں نے ازراہ تعجب پوچھا تم بہشت میں کیسے آگئے تو اس نے کہا کہ خدا نے میری غریب الوطنی پر رحم کردیا۔ ان کے گھر سے دریافت کیا تو انہیں اس کی موت کا علم ہی نہ تھا یہی کہتے کہ کچہری گیا ہے اور واپس نہیں آیا۔ آخر ایک قافلہ سیاح آئے تو انہوں نے بتایا کہ وہ بمبئی سے پیچھے مرگیا ہے۔ اور حج کو جا رہا تھا اس وقت ان کے گھر والوں کو علم ہوا اور مجھے مُردے نے پہلے بات کی۔ اللہ تعالیٰ مُردوں سے بھی نصیحت اور صداقت کا اظہار کرتا رہتا ہے۔

حشرنا علیھم کل شیٔ قبلاً۔ خدا تعالیٰ نے ہر بدی کی روک کا سامان اس دنیا میں رکھا ہوا ہے۔ اور وہ کئی طرح سے ہے۔ سوز ان گھر۔ خطرناک امراض کے گرفتار۔ وغیر ذلک۔

ولتصغیٰ الیہ۔ تاکہ جھکیں اس کی طرف یقیناً یہی معنے ہیں۔

آیت ان تتوبا الی اللہ فقد صغت قلوبکما ہیں۔ جو ازواج النبی کے بارے میں ہے ان لوگوں نے بے ادبی کی جنھوں نے اس کے معنے ٹیڑھے ہو گئے اور بدکار ہو گئے کے کئے ہیں۔

الکتاب مفصلاً۔ مفصل یعنی عربی زبان میں دوسری جگہ فرماتا ہے لولا فصلت آیاتہ ءاعجمی وعربی۔ جس سے ثابت ہوا کہ عجمی میں تفصیل نہیں۔

ان تطع اکثر من فی الارض۔ جھوٹ۔ غفلت۔ گمراہی سب بُری باتیں کثرت سے ہیں۔

وذروا ظاھر الاثم وباطنہ۔ اسکے میرے ذوقی معنے یہ ہیں کہ آجکل یورپ امریکہ میں خدا سے ڈر کر گناہوں سے نہیں بچتے۔ بلکہ صرف یہ خیال رکھتے ہیں کہ سوسائٹی کو پتہ نہ لگے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ باطن الاثم سے بھی بچو۔

المفتی ۲۳

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علے رسولہ الکریم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ جب مال حد نصاب کو پہونچ جاوے تو جب تک حد نصاب میں رہے ہر سال کے بعد اس میں سے زکوٰۃ مقررکا دینا بدلائل قرآن وحدیث مندرجہ ذیل فرض ہے۔

انما ولیکم اللہ ورسولہ والذین آمنوا الذین یقیمون الصلوۃ ویؤتون الزکوٰۃ وہم راکعون (س ۶ ع ۱۳) (۲) یامرون بالمعروف وینھون عن المنکر ویقیمون الصلوۃ ویؤتون الزکوٰۃ ویطیعون اللہ ورسولہ۔ الآیۃ (س ۱۰ ع ۱۵) (۴) والذین یؤتون ما آتوا وقلوبھم وجلۃ انھم الی ربھم راجعون (س ۱۸ ع ۴) (۵) والذین یقیمون الصلوۃ ویؤتون الزکوٰۃ وھم بالاخرۃ ھم یوقنون (س ۱۹ ع ۱) الی غیرہا من الآیات۔ ان آیات میں مضارع کا صیغہ جو استمرار پر دلالت کرتا ہے بالصراحت دال ہے کہ مال جب حد نصاب کو پہونچ جاوے تو فقط ایک ہی بار دلوے زکوٰۃ کافی نہیں بلکہ اس پر استمرار ضروری ہے چنانچہ اقامت الصلوۃ کے واسطے بھی مضارع کا صیغہ اختیار کیا گیا ہے اور فرضیت استمرار صیام رمضان پر خود استمرار شہر دال ہے۔ کما قال اللہ تعالیٰ فمن شھد منکم الشھر فلیصمہ اور چونکہ آیت حج وحج البیت من استطاع الیہ سبیلا استمرار پر دلالت نہیں رکھتی۔ اسلئے مستطیع السبیل الی البیت پر فقط ایک ہی بار حج کرنا فرض ہے۔ (۶) عن ابی ہریرۃ رض قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مامن صاحب کنز لایؤدی زکوٰتہ الا احمی علیہ فی نار جہنم فیجعل صفائح فتکوی بہا جنباہ وجبہتہ حتی یحکم اللہ بین عبادہ فی یوم الا یطع لما بقاع قرقر کاوفر ما کانت تستن علیہ کلما مضت علیہ اخراہا ردت علیہ

(۲) م قسأکتبہا للذین یتقون ویؤتون الزکوٰۃ والذین ہم بآیتنا یومنون (س ۹ ع ۹)

اولاہا حتی یحکم اللہ بین عبادہ فی یوم کان مقدارہ خمسین الف سنۃ ثم یری سبیلہ اما الی الجنۃ واما الی النار۔ الحدیث رواہ احمد ومسلم (من نیل الاوطار ج صـ۵) (۷) عن علی بن ابی طالب رض عن النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم قال اذا کانت لک مائتا درہم وحال علیہا الحول ففیہا خمسۃ دراہم ولیس علیک شیٔ یعنی فی الذہب حتی یکون لک عشرون دینارا فاذا کانت عشرون دینارا وحال علیہا الحول ففیہا نصف دینار رواہ ابو داؤد (من نیل الاوطار ج صـ۲۵) حدیث اول دال علے الاستمرار ہے اور ثانی اس کی مفسر ہے اور تعامل امۃ مرحومہ جو مثبت سنۃ نبویۃ علی صاحبہا التحیۃ ہے من اقوے الا دلۃ ہے۔ ویتبع غیر سبیل المومنین نولہ ما تولی ونصلہ جہنم

کیا حضرت مرزا صاحب نے کسر صلیب کی

ضلع گوجرات سے ایک صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں ایک سوال لکھا ہے جو اصل معہ جواب فائدہ عام کے واسطے درج کیا جاتا ہے۔

سوال

حضرت خلیفۃ المسیح الموعودؑ۔ بعد ادائے آداب عرض خدمت ہے کہ مسیح موعود کی نسبت حدیث میں آچکا ہے کہ وہ صلیب کو توڑیگا اور حضرت مرزا صاحب کا کسر صلیب کرنا دلیل و حجت سے ثابت نہیں ہوتا اس لئے کہ مرزا صاحب تسلیم کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے یہودیوں کے اعتقادی مکر کی تردید و تضلیل کی اور یہودیوں کا اعتقاد یہ تھا کہ مصلوب کی رُوح ملعون ہوتی ہے اور جن امور کے لحاظ سے مصلوب کی روح ملعون ہوتی ہے وہ تمام اُمور تسلیم کرتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام پر نعوذ باللہ واقع ہوئے۔ صرف جان ہی سلامت لے کر گئے۔ جو ان اُمور میں جن کے لحاظ سے مصلوب کی موت لعنتیوں کی موت ہے شامل ہی نہیں۔ کیونکہ اگر ایسا ہو۔ تو نعوذ باللہ تمام موتیں ایسی ہوں۔ یہ ایسی فاسد تفسیر ہے کہ اس سے خدا تعالیٰ کی ذات مقدس اور اس کے معصوم نبی کی ذات پر بڑا بھاری داغ آتا ہے۔ اگر یہ کہا جاوے کہ ان کے اعتقادی مکر کی تردید نہیں کی بلکہ صرف ان کے اعتقاد کی تردید کی۔ تو مکروا و مکر اللہ واللہ خیر الماکرین ومطہرک من الذین کفروا الخ وجاعل الذین اتبعوک۔ کے کیا معنے؟

جواب

از پیشگاہِ حضرت خلیفۃ المسیح والمہدی۔ قادیان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

جناب .... صاحب

بعد ما وجب آپکا کارڈ حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں پہونچا۔ جس میں آپنے دریافت فرمایا ہے کہ حضرت مرزا صاحب کس طرح کاسر صلیب ہوئے اور حضرت مسیح کے متعلق آیات کی تفسیر جو حضرت مرزا صاحب نے کی ہے اس کو آپنے فاسد قرار دیا ہے۔ مگر معلوم ہوتا ہے۔ کہ آپ نے اس معاملہ میں غور اور توجہ سے کام نہیں لیا۔ آپکے خط سے معلوم ہوتا ہے کہ آپکے خیال میں کسی شخص کا ملعون ہونا۔ اسکے گرفتار کیا جانے۔ صلیب کا فتویٰ پانے اور صلیب پر باندھا جانے سے ثابت ہو جاتا ہے۔ خواہ بعد میں وہ شخص زندہ ہی رہے۔ ہم اس امر پر بحث کرنا نہیں چاہتے کہ آیا آپکا خیال صحیح ہے یا غلط۔ کیونکہ واقعہ صلیب کے موقعہ پر نہ آپ موجود تھے اور نہ آپکا کوئی ہمخیال ذی مقدرت تھا۔ لیکن ہم یہ دیکھیں گے کہ آیا وہ دو قومیں جن کے درمیان یسوع کے نبی یا ملعون ہونے کے متعلق جھگڑا پیدا ہوا اور اب تک ہے ان کا عقیدہ اس معاملہ میں کیا ہے کہ ملعون کسے کہتے ہیں۔ کیونکہ کسر صلیب اس لحاظ سے ہوگی۔ کہ اہل صلیب کا عقیدہ کیا ہے نہ اس لحاظ سے کہ آپکا عقیدہ کیا ہے سو یہودیوں کے نزدیک ملعون ہونے کیواسطے صلیب پر موت ضروری تھی اور جیسا انجیلوں سے ظاہر ہے وہ یسوع کی صلیبی موت کے خواہاں تھے چنانچہ واقعہ صلیب کے بعد بھی ان کو یہ فکر رہی کہ اس کی موت کا امر مشتبہ نہ ہو۔ اور اسی واسطے حاکم کے پاس آئے اور کہا کہ ایسا نہ ہو کہ اس کے شاگرد اسے قبر میں سے چُرالے جاویں اور لوگوں سے کہیں کہ وہ جی اُٹھا اس سے بھی ظاہر ہے کہ وہ اس کی موت میں اس کا ملعون ہونا مانتے تھے نہ کہ صرف تکالیف اُٹھا کر بچ رہنے میں۔ ایسا ہی یسوعی صاحبان کا مسئلہ کفارہ مکمل ہو ہی نہیں سکتا جب تک کہ یسوع مر کر ملعون اور جہنمی نہ بنے۔ پس ظاہر ہے۔ کہ یہودیوں اور یسوعیوں ہر دو کے عقائد کے مطابق حضرت مسیح کو صلیب پر مر جانے کے فعل سے اس کا ملعون ہونا پورا ہوتا ہے نہ کہ اس کے صلیب پر سے بچ رہنے میں اور چونکہ حضرت مرزا صاحب نے یہ امر ثابت کر دیا ہے کہ وہ صلیب پر نہیں مرا بلکہ بچ گیا۔ اپنی اس دُعا کے مطابق جو اس نے ساری رات رو رو کر خدا تعالیٰ کے حضور میں کی تھی اور جس کا ذکر کتاب عبرانیوں کے پانچویں باب میں بھی آیا ہے کہ اس کے تقویٰ کے سبب اسکی دُعا سُنی گئی پس جبکہ وہ صلیبی موت سے بچ گیا تو وہ ملعون نہ ہوا اور جیسا کہ لارڈ بشپ صاحب نے لاہور میں اپنے ایک لیکچر میں ہزاروں آدمیوں کے جلسہ میں فرمایا تھا کہ اگر یسوع صلیب پر مر نہیں گیا اور پھر تیسرے دن جی نہیں اُٹھا تو دین عیسوی ہیچ ہے۔ یسوع کے صلیبی موت کے ابطال کے ساتھ ہی دین یسوعی ہیچ اور باطل ثابت ہو گیا۔ سو جس بات کو خصم نے خود تسلیم کر لیا ہے کہ اس کے ثبوت سے دین یسوعی کی بیخ و بن اُکھڑ جاتی ہے اس کو آپ کس طرح کہتے ہیں کہ اس سے کسر صلیب نہیں ہوئی۔ دین یسوعی کا بڑا مسئلہ کفارہ ہے اور کفارے کی چھت اس ایک ہی ستون پر کھڑی ہے جس کا نام ہے صلیبی موت۔ جب یہ ستون ٹوٹ گیا اور چھت خاک میں مل گئی۔ تو پھر تعجب ہو کہ آپ کس طرح کہتے ہیں کہ حضرت مرزا صاحب نے کسر صلیب نہیں کی۔

اور اگر کسی کے دل میں یہ وسوسہ ہو کہ یہودیوں کی کتاب میں یہ لکھا تھا کہ جو کاٹھ پر لٹکایا گیا سو لعنتی ہے اور حضرت مسیح کاٹھ پر لٹکائے تو گئے خواہ مرے نہ ہوں وہ مصلوب ہو گئے تو یہ وسوسہ یہودیوں کی شریعت سے ناواقفیت پر مبنی ہے۔ توریت کتاب استثنا باب ۲۲ آئت ۲۲۔ جہاں یہ حکم ہے وہاں قتل اور موت کے الفاظ کاٹھ پر لٹکایا جانے کے ساتھ صاف درج ہیں۔ اور اسی آیت کے مطابق یسوع کو صلیب سے جلد اُتارنے کیواسطے کہا گیا تھا۔ کیونکہ اس آئت میں لکھا ہے کہ ایسے مقتول کی لاش رات بھر کاٹھ پر لٹکی نہ رہے ورنہ زمین ناپاک ہو جاتی ہے۔ لاش کا لفظ خود بتلا رہا ہے کہ مرنا لازمی رکھا گیا ہے اور یہودیوں نے بھی سمجھ لیا تھا کہ یسوع مر گیا ہے آجکل بھی اس محاورہ کی تصدیق ہوتی ہے اخباروں میں لکھا ہوا ہوتا ہے کہ ایک شخص نے پھانسی پائی اس کے معنے یہی کئے جاتے ہیں کہ وہ گلے میں رسی ڈالنے کے ذریعہ سے قتل کیا گیا اور مر گیا۔ رسی یا لکڑی صرف ذرائع اور ہتھیار ہیں جن کے ذریعہ سے موت وارد کی جاتی ہے۔ جب تک کہ کوئی شخص مر نہیں جاتا اس کو نہیں کہہ سکتے کہ وہ مصلوب ہو گیا۔ صرف تذلیل سے اگر کوئی شخص ملعون ہو سکتا ہے تو پھر مثلاً حضرت یوسفؑ کے قتل کا منصوبہ کیا گیا اس کے کپڑے اُتارے گئے۔ اُسے ننگا کیا گیا۔ اُسے تاریک کنوئیں میں ڈالا گیا۔ گویا وہ اپنی طرف سے تو قتل کر چکے تھے۔ جیسا کہ یہود حضرت مسیح کو کر چکے تھے۔ مگر یوسفؑ بعینہ یسوع کی طرح موت کے مونہہ سے بچا۔ یہودی عقائد کے مطابق حضرت یوسف کو کہیں (نعوذ باللہ) ملعون نہیں کہا گیا۔ حالانکہ یسوع سے بڑھ کر ایک ظلم حضرت یوسفؑ پر یہ ہوا کہ اُسے غلام بنایا گیا اور بنی اسمٰعیل اہل عرب کے ہاتھ بیچا گیا اور اس لحاظ سے نبی یوسف اہل عرب اسمٰعیلیوں کے غلام ہیں اور نسب نامہ متی کے مطابق یسوع بھی اسی یوسف کی اولاد میں سے تھا یہی راز ہے کہ حضرت مسیح موعود کا نام بھی اسی مماثلت کے سبب غلام احمدؐ ہوا۔ پہلا مسیح بذریعہ اپنے نسب نامہ کے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا غلام زادہ تھا۔ پھر یہ تو آنحضرت کا خود غلام ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں۔ ؎

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو ٭ اس سے بہتر غلام احمدؐ ہے

یہی سبب ہے کہ حضرت عیسےٰ کا نام ابن مریم ہوا کیونکہ انہوں نے روحانیات میں انبیت کا مرتبہ طے کیا تھا اور خود مریمی درجے کو حاصل نہ کیا تھا۔

الغرض وہ تمام تکالیف جو آپکے خیال کے مطابق لعنت کے مفہوم کے واسطے کافی ہیں حضرت یوسفؑ پر وارد ہوگئیں۔ لیکن اُسے کوئی ملعون نہیں کہتا۔ ملعون صرف اسے کہا جاتا ہے۔ جس پر کاٹھ پر لٹکنا اور وہیں مر جانا ہر دو باتیں وارد ہوں۔ پس یہی بات ہی ہے کہ جس طرح حضرت مسیح کے صلیب پر نہ مرنے کے ثبوت سے کسر صلیب ہوتی ہے۔ اس طرح کسی اور بات سے نہیں ہوتی اور میں آپ کو ایک خوشخبری سناتا ہوں کہ حال میں ایک پرانی انجیل ظاہر ہوئی ہے جس کو بڑے بڑے پادری آج تک دباتے چلے آتے تھے۔ اس کا انگریزی ترجمہ اب امریکہ میں چھپ گیا ہے اس میں صاف لکھا ہے کہ حضرت مسیح صلیب پر مرے نہ تھے۔ بیہوش ہو گئے تھے مگر اس وقت والوں نے یہ خیال کیا کہ مر گئے

ہیں۔ جب صلیب سے اُتارا تو کسی ایک آدھ نے محسوس کیا کہ جان باقی ہے اس واسطے پہرہ داروں کی منت خوشامد کر کے ہڈیوں کے توڑنے سے بچالیا۔ یہودی کوئی موجود نہ تھا۔ سب عید فسح کی طیاری کے سبب چلے گئے اس واسطے جان بچ جانے کے اسباب پیدا ہو گئے اور جان بچاکر وہ کسی اور ملک کو چلے گئے۔

اُمید ہے کہ آپ کی تشفی کے واسطے یہ کافی ہوگا۔ ان اتنی بات آپکی اطلاع کے لئے اور لکھدیتا ہوں۔ چونکہ آپ مشن اسکول میں کام کرتے ہیں اس لئے آپکے لئے مُفید ہوگی اور وہ یہ ہے کہ آپنے جو اپنے خط میں یسوع کے نبی معصوم ہونے کی طرف اشارہ کیا ہے اور یسوعی لوگ اکثر اس بات کو مسلمانوں کے سامنے پیش کرتے ہیں سو اس کے جواب میں ایک مختصر بات ہے۔ انجیل میں تو صاف لکھا ہے کہ اس نے نیک ہونے سے بھی انکار کیا اور ظاہر ہے جو نیک نہیں وہ معصوم کیونکر ہے اور قرآن شریف میں کہیں عصمت کا لفظ حضرت عیسیٰ کے متعلق نہیں بولا گیا۔ ہاں قرآن شریف میں حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو معصوم کہا ہے۔ پس حضرت عیسیٰ کی عصمت کے متعلق قرآن شریف خاموش اور انجیل منکر ہے۔ پس کس طرح یسوعی لوگ یہ دعوے کر سکتے ہیں۔ والسلام علےٰ من اتبع الہدیٰ۔

خادم محمد صادق عفی اللہ عنہ۔ قادیان - ۲۵ جنوری سنہ ۱۹۱۰ء

عذرِ نامعقول ثابت میکند الزام را

آجکل جس اخبار کو کھولو اس میں سڈیشن کے مقدمات کی کیفیت ہے اور مدعا علیہم ہندو ہیں۔ پٹیالہ میں خصوصیت کے ساتھ آریہ سماج پر مقدمہ چل رہا ہے لاہور میں بھی ایسے ہی لوگوں پر الزام ہے۔ خود حضور لاٹ صاحب بالقابہ نے ہندو لیڈروں کو صاف صاف کھلے کھلے الفاظ میں فرمایا۔ کہ "ہندوستان کے اس حصہ میں ایسی کتابوں اور رسالوں کے اکثر مصنف ہندو ہی ہیں اور جن لوگوں نے خوفناک جرائم کئے ہیں یا جو بغاوت میں سزایاب ہوئے ہیں۔ اکثر ہندو جماعت کے ممبر ہیں"۔

مگر ہم دیکھتے ہیں کہ بعض آریہ مہاشے ہیں اور ان کے وہی دم خم پالٹیکس میں بھی دخل بھی دئے جاتے ہیں اور یہ بھی کہے جاتے ہیں کہ آریہ کوئی پولٹیکل باڈی نہیں وہ بے شک اس بات کے ثابت کرنے میں کہ ہماری جماعت باغی جماعت نہیں اور آریہ سماج پر پولٹیکل ہونے کا الزام غلط ہے اپنی مقدور بھر کوشش کریں۔ ہمیں اس بات کا کوئی بحث نہیں لیکن افسوس و شکائت کے قابل تو یہ امر ہے کہ یہ لوگ مسلمانوں کو خواہ مخواہ ملزم ٹھہراتے ہیں ایسی کتابیں اور مضمون جن پر سڈیشن کے مقدمات ہو رہے ہیں تو خود شائع کرتے ہیں۔ مگر کہتے یوں ہیں کہ چونکہ ہم نے شدھی کی تحریک کی ہے اور مسلمانوں و عیسائیوں کا مباحثات میں ناطقہ بند کر دیا ہے اس لئے وہ ہمارے خلاف حکام کو برانگیختہ کر رہے ہیں۔ چنانچہ لالہ رام پرشاد جی بی۔ اے لکھتے ہیں۔

"قدرتی طور پر پاسا پلٹتے ہوئے دیکھ کر اور لینے کے دینے پڑتے ہوئے پاکر ہمارے عیسائی اور مسلمانوں کے ہاتھوں کے طوطے اُڑے نہ صرف آگے بڑھنا مشکل ہو گیا بلکہ بعض صورتوں میں طے شدہ میدان کو چھوڑنا پڑا۔ بہت جھنجلائے۔ چین بجبین ہوئے ہاتھ پاؤں مارے سخت کلامی سے کام لیا۔ اور پھر ....

آریہ سماج کے مخالفوں کو نرالی چال سوجھی اور وہ یہ کہ اگر ایسی طاقت کے ساتھ آریہ سماج کی مٹھ بھیڑ کرادی جاوے۔ جو اس کو مذہب کے میدان میں نہیں بلکہ کسی اور میدان میں لتاڑ سکے۔ تو کیا ہی اچھا ہو۔ یاروں نے اس میں منصوبے باندھے اور لگے آریہ سماج کے خلاف گٹھ جوڑ باندھنے۔ حکام کا غلطی کر جانا قدرتی بات ہے۔" دوسری طرف میاں مسافر فرماتے ہیں۔

"بیچارے محمدیوں نے اس آتش صداقت کو فرو کرنے میں عرش تک فرشتے دوڑائے۔ آخر جب ہر طرح ناکامیاب ہو گئے تو چند روز سے باد موافق دیکھ کر ایک سرا لاپنے لگے کہ آریہ سماج پولٹیکل باڈی ہے"۔ حضرات! یہ ہیں۔ آریہ مہاشوں کی زہر میں بجھی ہوئی تحریریں کیا ان میں ذرہ بھر بھی صداقت کا شمہ ہے۔ کیا حکام ایسے ہی سادہ ہیں کہ وہ سکھانے پڑھانے میں آجاتے ہیں۔ کیا جن کتابوں اور تحریروں کی بنا پر مقدمات چل رہے ہیں وہ مسلمانوں کی لکھی ہوئی یا شائع کی ہوئی ہیں۔ کیا پولٹیکل اخبارات مسلمانوں کے ہیں۔ کیا پالٹیکس میں جد و جہد اور اس کے لئے ولائت تک خط و کتابت اور انقلاب خیز رسالوں کی مانگ کسی مسلمان ذمہ وار لیڈر نے کی ہے۔ کیا لفٹیننٹ گورنر بالقابہ نے مسلمانوں کو ملزم ٹھہرایا ہے۔ جب ان میں سے ایک بات بھی نہیں۔ تو پھر یہ افترا پردازی کیوں ہے اور وہ کونسا میدان ہے، جو آریہ مہاشو! تم نے مسلمانوں کے مقابلہ پر مار لیا ہے۔ کس مباحثہ میں تم لوگوں نے تہذیب سے کام لے کر شرائط کی پابندی کے ساتھ فتحیابی حاصل کی۔ ایک کا ہی نام تو لو۔ کیا جلسہ مہوتسو میں تمہاری تحریر چند سوالات کے جواب میں الٹے رہی تھی۔ کیا لیکھرام تمہیں میں سے نہیں تھا۔ جو علمی مقابلہ میں عہدہ برآ نہ ہو سکا۔ تو پھر خدا کے برگزیدہ کے سامنے روحانی مقابلہ میں آیا اور وہ مونہہ کی کھائی۔ کہ اب تک اُس کا ماتم پڑا ہے۔ کیا کوئی ایسی کتاب یا رسالہ دکھا سکتے ہو۔ جس میں تہذیب و متانت کے ساتھ اسلام کے خلاف کوئی اعتراض کیا گیا ہو اور اس کا جواب نہ دیا گیا ہو۔ اگر چند جاہل و غیر ذمہ وار برائے نام مسلمانوں کو جن کا اکثر حصہ ہی اسلام و کفر کی درمیانی مگر اقرب الی الکفر حالت میں تھا تم نے شدھ کر لیا تو اس میں اسلام کو کیا نقصان پہنچا۔ تمہیں شائد معلوم نہ ہو۔ اس خداوند قادر و توانا عالم و بینا کا جس نے تمام جہان کے مذاہب کے خلاف ہماری کتاب مجید کو ہمارے قبلہ و کعبہ کو دشمنوں کی دست بُرد سے خواہ وہ تحریف کے رنگ میں ہو یا تخریب کے ڈھنگ میں معجزانہ طور پر مقدیانہ پیشگوئی انا نحن نزلنا الذکر و انا لہ لحافظون اور وجعلنا البیت مثابۃً للناس و قیاماً کے مطابق محفوظ و مصئون رکھا ہُوا ہے۔ جو اس دین کی حفاظت و اشاعت کے لئے ہر صدی کے سر پر عظیم الشان مجدد مبعوث فرماتا ہے۔ جو تمام مذاہب پر حجت ملزمہ قائم کرتے ہوئے ڈنکے کی چوٹ سُناتا ہے۔ ؎

آزمائش کے لئے کوئی نہ آیا ہر چند
ہر مخالف کو مقابل پہ بُلایا ہم نے

یہ وعدہ ہے کہ اگر تم میں سے ایک مُرتد ہو تو میں اس کے بدلے میں ایک قوم دُونگا۔ جو خدا کی محبوب ہوگی۔ پس ہمیں تمہاری شدھی کا کیا خوف یا خطرہ ہو سکتا ہے اور ہمیں کیا ضرورت ہے کہ ہم تمہارے مقابلے میں منصوبے کریں۔ جب کہ تمہارے فنا کرنے کے لئے خود تمہارے اپنے اعمال کافی ہیں۔ تمہارا طرز اور لٹریچر ایسا ہے کہ خود تمہارے اپنے بھائیوں کو اس سے شکائت ہے۔ لچھمن رام نگری کی کتاب ہی پڑھ لو۔ اندر کے صفحات کھولو۔ مقدمات جلا وطنیاں اور آئے دن کی پکڑ دھکڑ اس بات کی شاہد ہے کہ تم پالٹیکس میں بے جا طور پر حصہ لے رہے ہو یا بجا طور پر تم اگر اپنی بریت کرنی چاہتے ہو تو بے شک کرو۔ شوق سے کرو۔ مگر صداقت و عمل کے ساتھ ایک نامعقول عذر کو پیش کر کے کیوں خواہ مخواہ اپنے پر الزام ثابت کر رہے ہو۔ ہمیں تمہارے ساتھ کوئی بغض یا عداوت نہیں۔ تمہارا اور ہمارا مذہب ایک نہیں تو یہ عداوت کی بات نہیں۔ ہاں ہم یہ ضرور کہیں گے کہ متانت اور امن کی زندگی بسر کرو۔ تم دل کھول کر اسلام کے خلاف اعتراض پیش کرو۔ مگر عالمانہ رنگ میں تہذیب کے ساتھ شوخی و شرارت ایسی نہ ہو کہ اس کا نتیجہ اچھا نہیں۔ بدزبانی اور گالیاں اور اسلام کے فخر الرسل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہتک چھوڑ دو۔ کہ ہم تمہارے کرشن و رامچندر جی مہاراج کو راستباز مانتے ہیں ان کی نیت پر حملہ نہیں کرتے۔ گورنمنٹ برطانیہ کو اپنے لئے رحمت سمجھو کہ اس کے زیر سایہ تم نے اور ہم نے بہت آرام پایا ہے۔ گورنمنٹ تمہارے اور ہمارے مذہبی معاملات میں مداخلت نہیں کرتی۔ پس اس کے ساتھ وفاداری اور اس کی اطاعت دلی خلوص کے ساتھ ہم پر لازم ہے اور ہم میں اس خلوص کا یہاں تک اہتمام ہے۔ کہ ہم کسی آنے والے زمانے میں کسی ایسے مہدی کے قائل نہیں جو آکر جنگ کرے اور اس بنا پر ہم دوسرے مسلمانوں سے ہی الگ ہو گئے ہم برادریوں سے خارج کئے گئے۔ ملازمتوں سے برطرف ہوئے

کافر و اکفر کہلائے اور ہم نے اپنے بھائیون سے وہ وہ دکھ اٹھائے کہ یہ شعر حسب حال ہے ؎

من از بیگانگان ہرگز نہ نالم
کہ با من ہر چہ کرد آں آشنا را

مگر ہم اپنے عقیدہ پر استوار رہے پس جب اپنے بھائیون سے ہم سے بگاڑ کر لی تو جو گورنمنٹ کے خلاف بد امنی کے خیالات اغیار کے ساتھ پھیلانے کے حامی ہیں ان سے ہم کیا صلح کر سکتے ہین۔

ایک داغ دنبل بر گوڈا چپ

اردو لٹریچر کی بہت کچھ اصلاح ہو چکی ہے اور اس بات کی کوشش کی جاتی ہے کہ اس بات کا ادب نہائت شستہ اور عمدہ ہو چنانچہ اس مطلب کے لئے کئی انجمنین قائم ہین کئی رسالے جاری ہین کئی جلسے ہوتے ہین کئی مشاعرے کئے جاتے ہین۔ مگر مین حیران ہون کہ ہمارے اشامپ نویس صاحبان اسی پرانی لکیر کو پیٹے جاتے ہین مندرجہ عنوان علیہ کے متعلق ایک فقرہ ہے جو آپ پنجاب مین ہر ایک اشامپ اور اس کی فروخت پر لکھا ہوا پائین گے اور پھر لطف یہ کہ رجسٹرار کے دفتر تک یہی حال ہے۔ مین نے بطور نمونہ ایک فقرہ لکھ دیا ہے۔ اشامپ شروع سے آخر تک اس قسم کے مضحکہ انگیز فقرون سے بھرا ہوتا ہے اسکی حکماً اصلاح ہونی چاہیئے تا یہ بھونڈا طرز تحریر ادب کے روشن ماتھے پر کلنک کا ٹیکا نہ ہو۔

گورنمنٹ کا شکریہ

مدرسہ تعلیم الاسلام

ہیڈ ماسٹر مدرسہ سالانہ گرانٹ کے بڑھ جانے کی اطلاع دیتے ہین۔ جس کے لئے ہم سررشتہ تعلیم کے بیدار مغز موقعہ شناس ڈائرکٹر صاحب بالقابہ کا شکریہ ادا کرتے ہین۔ کہ انہون نے اپنی اس مہربانی آمیز توجہ سے چار لاکھ انسانون کے قلوب اپنے شکریے اور احسان سے بھر دئے ہین۔ اس عطیہ سے معلوم ہوسکتا ہے کہ گورنمنٹ کہان تک تعلیم کی حامی ہے اور وہ اپنی رعایا کو جائز مدد دینے کا کوئی موقعہ بھی فرو گذاشت نہین کرتی۔ گرانٹ کی کمی کا جو سبب ہیڈ ماسٹر نے لکھا ہے۔ اس کی طرف قوم کی توجہ دلائی جاتی ہے "اللہ تعالیٰ کے فضل کا شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔ کہ اس سال مدرسہ تعلیم الاسلام کو ایک سو ستر (۱۷۰) روپیہ ماہوار امداد ملی ہے۔ پچھلے سال کی امداد ایک سو سینتیس (۱۳۷) روپیہ تھی۔ انسپکٹر صاحب نے فرمایا تھا کہ اگر طلبار کی تعداد کم نہ ہوتی تو اس سال امداد اور بھی بہت زیادہ مل سکتی تھی اور انہون نے فرمایا تھا کہ اس امداد مین سے ہمین بہت سا روپیہ اس لئے کاٹنا پڑا ہو کہ طلبار کی تعداد کافی نہین۔ بس ہماری قوم کو توجہ کرنی چاہیئے کہ وہ اس اپنی قومی درسگاہ مین جلد اپنے بچون کو بھیجکر تعداد طلبار کو بڑھا دین۔ والسلام - صدر الدین ہیڈ ماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام (قادیان)

بقیہ رباعیات و مسدس ثاقب جناب فخر قوم خواجہ کمال الدین صاحب کے

ہر سہ لکچر ہائے شملہ کو قبل ۵ اگست ۱۹۰۹ء کو پڑھی گئی

(سلسلہ کے لئے دیکھو مورخہ ۱۱ - نومبر ۱۹۰۹ء)

اللہ اللہ صحبت عالی مین کیا تاثیر تھی ٭ وحشیون کے رام کرنے کو عجب تسخیر تھی
ان کی بد اخلاقیون کیواسطے اکسیر تھی ٭ ان کی بھی قسمت ہی اچھی اور بھلی تقدیر تھی

آتشین جو صحبت والا سے نورانی ہوئے
خاک کے پتلے تھے قرآن سن کے روحانی ہوئے

غور سے دیکھو محمد مین ہین موسیٰ کی صفات ٭ نوح و ابراہیم اور الیاس و یحییٰ کی صفات
یونس و ایوب و ادریس اور عیسےٰ کے صفات ٭ اس مین اور اس کے غلامون مین ہین سب کے صفات

مختصر یہ ہے کہ ہین وہ مظہر کل انبیا
فیضیاب ان کی نبوت سے ہوئے سب اولیا

دیکھتے ہین ہم خدا کو اس نبوت کے طفیل ٭ اس بنی ہاشمی کے بخت و دولت کے طفیل
چلتے ہین سیدھے فقط اسکی ہدایت کے طفیل ٭ پاتے ہین راہ خدا ان کی شریعت کے طفیل

اس نبوت کا قیامت تک برابر فیض ہے
یہ نبوت غور سے دیکھین سراسر فیض ہے

قوم خوش خو ہو گئی حضرت کی سیرت دیکھ کر ٭ اچھی عادت دیکھ کر اور پیاری خصلت دیکھ کر
تلخ باتین چھوڑ دین ذوق و حلاوت دیکھ کر ٭ وحشتین سب اڑ گئین انس و محبت دیکھ کر

ثاقب اور موہنہ اس کا اور ان کی خصائل کا بیان
سیرت فخر عرب مین گنگ ہے اس کی زبان

دیکھئے گا اب جناب خواجہ صاحب کے کمال ٭ کیسی خوبی سے بیان کرتے ہین حضرت کے خصال
ان کا وہ جاہ و جلال اور ان کا وہ حسن جمال ٭ ہے بیان مین ان کے برکت اخدا ذوالجلال

وہ طلاقت ہے کہ گونج اٹھے سپرز کا ہال بھی
قال مین ہو جائے پیدا وجد بھی اور حال بھی

مردے تھے وہ حضرت نے جلایا انکو ٭ اندھے تھے فراست دکھایا ان کو
بردی ہوئے مطلق علم و فن مین ثاقب ٭ امی نے عجب علم پڑھایا ان کو
غصے مین وہ ہاتھون سے نکل جاتے تھے ٭ کٹ جاتے تھے ہر بات پہ جل جاتے تھے
[۲] ہو جاتے تھے نیلے پیلے دم بھر مین عرب ٭ گرگٹ کی طرح رنگ بدل جاتے تھے
حضرت کے طفیل نیک اخلاق ہوئے ٭ خوشخوئی مین سب شہرۂ آفاق ہوئے
[۳] اعجاز سا اعجاز ہے اللہ اللہ ٭ علم اور عمل دونون مین سب طاق ہوئے
بندے تھے ہوا کے جو۔ انہین رام کیا ٭ توحید کو پھیلا ہی کے آرام کیا
[۴] اعجاز کہین پائے ہے تائید خدا ٭ اصنام کا گھر کعبۂ اسلام کیا
کعبہ مین پہونچ کے کسر اصنام کیا ٭ توحید کو طشت از بام کیا
[۵] اس پور براہیم نے بت توڑ دئے ٭ اللہ کے بندے نے بڑا کام کیا
دشمن اپنے گھروں سے بدر کئے تھے ٭ حضرت ہین کہ ان سے درگذر کرتے ہین

مکہ کو جو فتح کر کے آتے ہین گھر ٭ کہتے ہین تمہارے دل مین گھر کرتے ہین
دشمن جو بہت ہی شور و شر کرتے ہین ٭ مکہ سے مدینے کو سفر کرتے ہین
[۷] جب ہو کے ظفریاب پہونچتے ہین گھر ٭ کہتے ہین کہ تم سے درگذر کرتے ہین
کیا تم سے کہون تھے اس مین کیا کیا جوہر ٭ ہمت کا ہنر دلاوری کا جوہر
[۸] تھے کان گہر احمد والا گوہر ٭ تھے جود و سخا کے ان مین صدہا جوہر
مردون کو سنے سے زندگانی بخشی ٭ زندون کو حیات جاودانی بخشی
[۹] کہتے ہین جنہین دشمن دین بے سامان ٭ دولت انہین دے کے حکمرانی بخشی
گر دین کے ایک ایک بتائے اس نے ٭ دنیا کے قوانین سکھائے اس نے
[۱۰] ایسا نہ ہو لڑ بھڑ کے تبہ ہو عالم ٭ لڑنے کے بھی آئین بنائے اس نے
کفار سے آئے جبکہ آنحضرت تنگ ٭ دکھلایا تنگ ہو کے کرتے ہین جنگ
[۱۱] دس دس پہ تھا بھاری ایک ایک انکا ٭ وہ ہاتھ دکھائے رہ گئے سارے دنگ
تھی دانش و عقل پر بنائے پیکار ٭ حکمت سے شجاعت سے لڑے ہین سرکار
[۱۲] پیکار و نبرد رکھیں ہر بچون کا کام ٭ لڑنے کیلئے یہی علم و فن ہے درکار
کس طرح گذارے جوانی کے دن ٭ شادی کا زمانہ شادمانی کے دن
[۱۳] نوخیز او ادھیڑ سے بسر کرتا ہے ٭ نو عمر سے اپنی ناتوانی کے دن
ہے نفس کی خواہشون پہ قدرت اسکو ٭ ہے ساری ہی قوتون پہ قوت اس کو
[۱۴] سمجھین جب سمجھتے ہین ہوا کے بندے ٭ ہر حال مین خوش رکھتی تھی عفت اسکو

ضرورت ہے۔

کتاب ست بچن اور ازالۂ اوہام ہر دو حصہ اور فتح اسلام پہلے پورانے چھاپے کی مجھے مطلوب ہے۔ اگر کوئی صاحب ارسال فرما دین۔ تو بڑی عنائت ہو۔ قیمت کے واسطے وی پی کر دین۔ (ایڈیٹر)

فطرت کی گواہی - حضرت شیخ رحمت اللہ صاحب لاہوری نے ایک نکتہ معرفت فرمایا۔ کہ پادری انگریزون تو سور کا گوشت بڑے مزے سے کھاتے ہین اور اسے حلال و طیب سمجھتے ہین۔ لیکن اگر کسی کو پگ (خنزیر) کہدیا جاوے۔ تو پھر اس کے تن بدن مین مرچین لگ جاوین اور وہ اسے سزا دلائے بغیر نہ چھوڑے جس سے معلوم ہوا کہ خنزیر در حقیقت "رجس" اور "بری چیز" ہے

فنا فی الشیخ بدقسمتی سے نقشبندیہ نے اس مسئلہ کے یہ معنے سمجھے ہین کہ پیر کی صورت کا خیال اٹھتے بیٹھتے حتے کہ نماز مین بھی رکھا جائے اور اس پر عکوف کیا جائے یہان تک کہ تصور شیخ تمام خیالات پر مستولی ہو جاوے اور ہر طرف وہی صورت نظر آئے جو ایک شائبہ بت پرستی ہے مگر دراصل اس سے مراد ہے۔ کہ پیر کی اطاعت اور اخلاص مین یگانگت کی حد تک پہونچ جانا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود لکھتے ہین۔ جولائی ۱۸۹۹ء مین جب عزیزی مرزا یعقوب بیگ صاحب نے اسسٹنٹ سرجنی کا آخری امتحان دیا اور ہم نے ان کے لئے دعا کی تو الہام ہوا "تم پاس ہو گئے ہو" یہ اس بات کی طرف اشارہ تھا کہ وہ پاس ہو گیا ہے کیونکہ مخلصون کے لئے جو یگانگت کی حد تک پہونچ جاتے ہین ایسے فقرے آجاتے ہین۔ حضرت مرزا یعقوب بیگ صاحب اس سارٹیفکیٹ پر جو ان کے امام بلکہ خدا نے

تلاش عزیز سید فضل شاہ ولد سید باقر علی شاہ ساکن بھنبہ واکئی نہ بھاگ نگر ضلع گجرات عمر ۱۳ سال - درمیانہ قد - قرآن شریف خواندہ - خوش رو - سرخ و سفید رنگ - تیز زبان اس حلیہ کا لڑکا کسی بھائی کو ملے - تو دفتر بدر میں اطلاع دے کر عند اللہ ماجور ہوں -

الخطبہ ایک قرآن شریف خواندہ لڑکی کے لئے ایک ایسے رشتہ کی ضرورت ہے جو ذات کا حجام مگر تعلیم یافتہ اور برسر روزگار ہو خط و کتابت معرفت دفتر بدر مع ٹکٹ چار آنہ -

(۲) ایک اور ۱۸ سالہ لڑکی قریشی النسب تا مڈل تعلیم یافتہ کے سلئے جو دستکاری میں بھی کمال رکھتی ہے رشتہ کی ضرورت ہے جو احمدی برسر روزگار ہو - (جب تک چار آنے کے ٹکٹ نہ آویں گے کسی درخواست پر کوئی توجہ نہ ہوگی

جنازہ غائب احباب بابو عبد الرحمان صاحب کلکتہ کی والدہ اور برادر روشن دین صاحب کے بھتیجے کا جنازہ غائب پڑھ دیں

التجاء دعا تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کے طلباء جو امتحان انٹرنس میں اپیر ہونے والے ہیں - تمام احباب سے دعائے کامیابی کے لئے درخواست کرتے ہیں - ضرور بالالتزام دعا کی جاوے -

مدینۃ المسیح تعمیر بورڈنگ ہوس بھی عنقریب شروع ہونیوالی ہے - بورڈنگ ہوس سے پہلے اس مسجد کی بنیاد رکھی جاوے گی جس کے لئے اڑھائی ہزار روپیہ چندہ حضرت میر ناصر نواب صاحب نے فراہم کر کے دیا ہے اور اڑھائی ہزار ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب کی ہمشیرہ مرحومہ کی وصیت کا ہے اس مسجد کے علاوہ جامع مسجد موجودہ کی توسیع کا کام بھی شروع کر دیا گیا ہے اور امید ہے کہ جلسہ سالانہ سے پہلے پہلے ایک بڑا کمرہ پرانی مسجد کے برابر چوڑائی میں اور لمبائی میں قریباً ۴۰ فٹ اور اس نئے کمرے اور پرانے کمرے کے سامنے ایک برآمدہ جو ۸۰ فٹ سے زیادہ لمبا ہوگا تیار ہو جاویگا - اس توسیع پر غالباً تین ہزار کے قریب خرچ ہوگا - مگر یہ کام نہائت ضروری تھا اور اس سے امید ہے سالانہ جلسہ کے اجتماع کے لئے عمدہ جگہ نکل آوے گی اس کے لئے بالفعل علیحدہ چندہ کی تحریک کرنی مناسب نہیں سمجھی گئی - مگر سالانہ جلسہ کے اخراجات کے چندہ میں جملہ احباب اس بات کو مد نظر رکھیں کہ دو ہزار روپیہ اخراجات جلسہ کے لئے رب انجمن اور احباب کوشش کریں جلسہ میں اب صرف دو ماہ باقی ہیں اور اس رقم کا بہت جلد پورا ہونا ضروری ہے مساجد کی تعمیر اور توسیع بجائے خود ایک اعلیٰ درجہ کے ثواب کا کام ہے اور اس پر مزید یہ کہ سلسلہ کی ضروریات اس بات کی متقاضی ہیں اسی اثنا میں میں احباب کو اس طرف توجہ دلانا بھی ضروری سمجھتا ہوں کہ لنگر خانہ کی مد بسبب کمی آمد روز بروز زیادہ مقروض ہوتی چلی جا رہی ہے - حضرت مسیح موعود کے وقت ان تنگیوں کے وقت میں سال میں ایک یا دو دفعہ خاص چندہ لنگر خانہ کا ہو جایا کرتا تھا اب بھی اگر احباب توجہ کریں تو کوئی بڑی بات نہیں مالوں میں برکت دینے والا وہی خدا ہے - جسکی راہ میں یہ خرچ ہو رہے ہیں -

(ریویو)

ندوۃ العلماء کی عمارت اور خلوص مذہبی کا ایک عجیب منظر

یکم محرم ۱۳۲۸ھ روز جمعہ کو تمام طلبائے دار العلوم اس مقام پر جہاں دار العلوم کی جدید عمارت تعمیر ہو رہی ہے اس قدیم مذہبی خدمت کو انجام دینے کے لئے جمع ہوئے جو ان کا آبائی شعار ہے - کمرہ خاص فن تفسیر کے لئے تعمیر ہو رہا ہے - طلبائے دار العلوم ندوہ نے اس کے پاس جا کر تمام مزدوروں کو ہٹا دیا اور خود اپنے ہاتھ سے چونا - گارا - اینٹیں لا کر ڈھیر کرنی شروع کیں معمار کام بناتے جاتے تھے اور لڑکے ان کو مصالح دیتے تھے -

(بدر) - اتنے الفاظ وکیل میں پڑھ کر میں بہت خوش ہوا - مگر مجھے اس سے آگے یہ الفاظ پڑھ کر " جب یہ رسم ادا ہو چکی " بہت ہی افسوس ہوا - گویا جو کچھ کیا گیا وہ محض ایک مضحکہ خیز نقل تھی جیسا کہ عام طور پر تماشوں میں دکھائی جاتی ہیں اور اس میں کوئی خوبی نہیں اور نہ اسے ایسے پرزور الفاظ میں بیان کرنے کی ضرورت تھی ابو الانبیاء اور سید الانبیاء نے خود اپنے ہاتھوں سے خانہ کعبہ کی بنیادوں کو اٹھایا ہے - طلباء ندوہ کے ان سے بڑھ کر نہیں تاہم ہم خوش ہوتے اگر تفسیر کا کمرہ یہ طلبۃ العلوم اپنے ہاتھوں سے تیار کرواتے - تمام نہیں تو ان میں سے چند باہمت ہی ہر روز باری باری شامل ہوتے - چند منٹوں کے لئے ایک فعل بطور رسم و نقل ادا کرنا سلف صالحین کے کارناموں پر پرلے درجے کا استہزار و تمسخر ہے - اللہ تعالیٰ مسلمانوں کے حال پر رحم کرے - یہاں قادیان میں تعلیم الاسلام ہائی سکول کے لئے ایک کمرہ یہاں کے استادوں اور طلبۃ العلوم نے ایک رات میں بنایا تھا - یہ ہے صحابہ کرام کا نمونہ اور سلف صالحین کی روح کا کام - یہ سطور درد دل سے لکھی گئی ہیں اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ کسی کا دل دکھانا مقصود نہیں -

واذا النفوس زوجت پیرس کا نامور اخبار " لبرٹی " رقمطراز ہے کہ جنوری میں پیرس کے مشہور و معروف بلند ترین معمار ایفل ٹاور کی چوٹی سے نیویارک کے سب سے اونچے مینار کی چوٹی تک بذریعہ ٹیلیفون زبانی بات چیت کی جاوے گی - اس مہتم بالشان مقصد کی تکمیل کے لئے جن آلات سے کام لینا ضروری ہے - وہ پیرس و نیویارک کے میناروں پر لگائے جا چکے ہیں اور کوشش کرنے والے جن میں فرانس و امریکہ کے بعض مشتاق سائنٹسٹ و ماہرین برق شامل ہیں - اپنے اس ابتدائی تجربہ کی کامیابی کا پختہ یقین رکھتے ہیں - فرانس و امریکہ کے درمیان بحر اوقیانوس کا چار ہزار میل کا عرض حائل ہے مگر یہ لوگ سمندر کو مزاحم ہونے کی بجائے آواز کے صحیح و سالم پہنچا دینے میں معاون سمجھتے ہیں - اور امید رکھتے ہیں کہ اول آزمائش کامیاب ہونے کے بعد وہ پیرس و نیویارک کے مابین ٹیلیفون کی مستقل سروس قائم کر سکیں گے -

اردو اور فارسی زبانوں کی اعلیٰ قابلیت کے سرکاری امتحانات ۱۵ تا ۱۷ اپریل ۱۹۱۰ء میں لئے جاویں گے -

طغیانی حیدر آباد کی تباہ شدہ آبادی والے کے لئے حضور نظام نے عمدہ مکانات قطار دار تعمیر کرائے -

خان بہادر شمس العالم کی سازش قتل کے متعلق للت کمار چٹرجی پلیڈر کرشنگر معہ اپنے کلارک کے پکڑا گیا ہے -

عرصہ تین ماہ میں ساحل خلیج فارس پر ناجائز اسلحہ کی ۶½ ہزار رفلیں ½ ۸ لاکھ کارتوس ضبط کئے گئے -

بھائی پرمانند ایم - اے کی مزید تلاشی کے کاغذات میں ایک اور چٹھی لالہ لاجپت رائے کی پیش کی گئی اور ایک کاغذ خود پرمانند کا لکھا ہو جس میں اس بات کی تفصیل دی گئی ہے کہ انگریزوں کے بعد ہندوستان کا انتظام حکومت کس اصول پر خاطر خواہ ہوگا - (قابل نفرت)

ڈاک ولائت کی خبر ہے کہ ڈیوک آف کناٹ آئندہ گورنر جنرل کینڈا ہوں گے اہل کینڈا خوش ہیں

برٹش پارلیمنٹ کے الیکشن میں منجملہ ۶۷۰ کے ۶۲۶ ممبر منتخب کئے گئے صرف ۴۴ ابھی باقی ہیں - کنسرویٹو پارٹی کے ۲۵۸ ممبر چنے گئے - ہرل کے ۲۵۳ - لیبرل پارٹی کے ۴۰ - آئرش کے ۷۵ میں لبرل پارٹی کے ممبران میں صرف پانچ کی کمی ہے اور لیبر پارٹی ملا کر ۵۳ کی بیشی خاطر خواہ سمجھی گئی -

مسٹر اسکویتھ بدستور وزیر اعظم رہینگے وہ خاص مشورہ کے لئے دفعۃً لندن میں واپس آ گئے ہیں لارڈ مارلے صاحب بھی بدستور وزیر ہند رہیں گے کنسرویٹو اخبارات ابتدائی خوشیوں سے شرمندہ ہیں - آسٹریلیا کے شمالی کان کنوں کی انجمن کے پریزیڈنٹ کو بجرم سازش شرانگ ایک سال قید بامشقت ہوئی ہے -

کشتہ جریان (مقوی باہ) ۸/۴

جریان - نزلہ - زکام - دردِ کمر - کثرتِ احتلام ان امراض میں یہ کشتہ از حد مفید ہے اور اکسیر ثابت ہوا ہے خداوند تعالیٰ کے فضل سے آیندہ بھی مفید ثابت ہوگا۔ جریان کی شناخت - پیشاب کے پہلے یا پیچھے دھات کا نکلنا۔ یہ بیماری چند روز میں آدمی کو مُردوں کی طرح بلکہ زندہ درگور کر دیتی ہے اس کے یہ بیماریاں پیدا ہوتی ہیں - مالیخولیا - نسیان - کمی خون - دل کا دھڑکنا ضعفِ دماغ - بینائی کا کم ہونا - نا امیدی - بے خوابی - غمگینی - رعونت وغیرہ - نزلہ - کسی رطوبت کا گلے یا معدے یا پھیپھڑے پر گرنا - زکام ناک سے کسی رطوبت کا نکلنا ان سے جو بیماریاں پیدا ہوتی ہیں - مرگی - سل ہونا - ذات الجنب - فالج - جوڑوں کا درد - آنکھ - کان - دانت کی بیماریاں - ہم نے ایک کشتہ بڑی محنت اور کوشش سے تیار کیا ہے بلحاظ محنت اور خوراک کے قیمت بہت کم ہے - تاکہ ہر ایک فائدہ اٹھا سکے قیمت فی تولہ ۸/۴ - محصولڈاک بذمہ خریدار

نیز میرے پاس میرا چینی قسم اول و قسم دوم بھی موجود ہے۔ - اول کی قیمت فی تولہ عہ اور دوسرے کی قیمت صہ ہے۔

المشتہر عبد الرحمان کاغانی احمدی شفاخانہ حکیم مولوی نور العین صاحب قادیان

اعلان ۴/۱

لنگی پشاوری کلاہ - دہلی و کشمیری لوئی و عینک و سیل و کرسٹس جس بھائی کو ضرورت ہو بارعایت ایک آنہ کمیشن پر مجھ سے طلب فرماویں - انشاء اللہ فائدہ رہیگا

المشتہر - شیخ غلام نبی سیٹھی احمدی بازار کلاں راول پنڈی - وی پی یا پیشگی قیمت شرط ہے

مصدقہ حضرت خلیفۃ المسیح

شاہی طبیب حاذق مولوی حکیم نور الدین صاحب کا مجربہ

اصلی ممیرا اور ممیرے کا سُرمہ ۱۶/۴

خدا کی دی ہوئی نعمتوں میں سے آنکھیں بڑی نعمت ہیں اور آجکل کچھ ایسے اسباب پیدا ہو گئے کہ عام طور پر لوگ آنکھوں کی بیماریوں میں مبتلا ہیں نوجوانوں کو دیکھو وہ بھی عینک لگائے پھرتے ہیں اور ضعفِ نظر کی عام شکایت ہے اس لئے میں نے بڑی محنت سے اصل ممیرا جو امراضِ چشم کے لئے مسلم مفید چیز ہے حاصل کیا ہے اس کے اصل ہونے کے متعلق حضرت مسیح موعود نے تصدیق فرمائی ہے اور آپکا خاندان طبی لحاظ سے بھی ایک ممتاز خاندان ہے اور اس پہلو سے بھی آپ کی تصدیق بے نظیر ہے علاوہ ازیں حضرت خلیفۃ المسیح نے بھی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ اصلی ممیرا ہے ممیرا حاصل کرنے کے بعد میں نے حضرت مولوی صاحب کے مجرب اور ہزارہا مریضان چشم پر آزمائے ہوئے سُرمے کے نسخے کو آپ کی ہدایت کے مواقف ترکیب دے کر طیار کئے ہیں - اور اب فائدہ عام کے لئے مشتہر کرتا ہوں - چونکہ یہ تین مختلف نسخے ہیں اس لئے ہر ایک کی قیمت جدا جدا ہے - قیمت سرمہ قسم اول عام درجہ دوم عہ ہے - سوم عہ - قیمت ممیرا قسم اول عہ - قسم دوم ہے

المشتہر - احمد نور - کابلی - مہاجر از قادیان (گورداسپور)

ایک تسلّی بخش ذریعہ ۱۷/۴

یہ بات مشہور ہے اور سب لوگ جانتے ہیں کہ پنجاب و ہندوستان میں گوجرانوالہ ہی ایک ایسا شہر ہے کہ جہاں اعلےٰ درجہ کی الماریوں صندوقوں اور صندوقچیوں کے بیشتر کارخانے ہیں اگرچہ میں خود نہ تو لوہار ہوں اور نہ یہ اپنے ہاتھوں سے کرتا ہوں لیکن ایک کارخانہ کے ساتھ سالہا سال سے خاص تعلق ہونے کی وجہ سے مجھے اس کے ہر ایک نیک و بد سے اطلاع ہے ماسوا اس کے مالک کارخانہ بھی اچھا آدمی ہے اس لئے میں پورے وثوق سے کہہ سکتا ہوں۔ اگر کسی صاحب کو آہنی الماری یا آہنی صندوق وغیرہ کی ضرورت ہو تو دل کی تسلّی سے مال مطلوبہ میری معرفت منگوا لیا جاوے انشاء اللہ حسب خاطر مال روانہ کیا جاویگا۔ نیز واضح ہو کہ اگر کسی بھائی کو پہلے بطور نمونہ الماریوں کے نرخ سے واقفیت حاصل کرنی ہو تو کارڈ کے آنے پر ہم فہرست کارخانہ بھیج دیں گے۔

علاوہ ازیں میں نے اپنی زیر نگرانی صابون کا ایک چھوٹا سا کارخانہ کھولا ہے جس میں دیسی و انگریزی عمدہ عمدہ قسم کے صابن تیار ہوتے ہیں۔ جو صاحب صابون کی تجارت کرتے ہیں یا کرنا چاہتے ہوں وہ مجھ سے خط و کتابت کر کے تصفیہ کر کے اس میں فائدہ اٹھا دیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ

المشتہر - حکیم محمد دین - دروازہ دیہ منگہ (گوجرانوالہ)

پانچ روپے (صہ) سے دو لاکھ روپے کس طرح ہوگئے؟

یہ کل کی بات ہے کہ میں ایک معمولی حیثیت کا انسان گنا جاتا تھا۔ آج ان سطروں کے پڑھنے والوں کے سامنے صرف ایک مفید ایجاد سے دس ہزار نہیں پچاس ہزار بلکہ پورے دو لاکھ روپیہ کی جائیداد کا بلا شراکت غیرے مالک و مختار ہوں۔ میری کامیابی کا راز روح حیات کی ایجاد ہے۔ چند سال ہوئے کہ میں نے پانچ روپیہ کے سرمایہ سے تجارت شروع کی تھی اور آج تک دس لاکھ روپیہ کا فروخت ہو چکا ہے۔ جس شخص نے ایک دفعہ میری اس ایجاد کا استعمال کیا ہے وہ تمام عمر کے واسطے روح حیات کا مجسم اشتہار بن گیا ہے۔ صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر لاہور میری تین یوم کی آمدنی ۲۸۸۳ روپے تصدیق کر چکے ہیں۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ جب تک کوئی دوائی شرطیہ مفید نہ ہو اسکی اسقدر کثرت سے بکری نا ممکن ہے۔ بقول حضرت داغ دہلوی کے کہ وہ شخص بڑا بد نصیب ہے جو آج تک روح حیات کے مجربہ فوائد اور شرطیہ نتائج سے محروم رہا ہے۔ [illegible] روح حیات کیا چیز ہے؟ روح حیات میں وہ طاقت بھری ہے کہ ہاتھی اور شیر کا مقابلہ [illegible] کو آسان ہے۔ کیا آپ نے نہیں سنا کہ جناب ڈاکٹر [illegible] صاحب بہادر [illegible] سروس حضور شہنشاہ [illegible] گورنمنٹ انگلشیہ کے معزز عہدہ داروں وغیرہ اصحاب نے روح حیات کو طاقت میں بے نظیر پایا ہے۔ روح حیات رگ و ریشہ [illegible] اعصاب کی سستی کو اپنی بجلی کی طاقت سے چاق و چوبند کر کے ہر انسان کو ایسا [illegible] ہندوستان انگلستان اور ممالک غیر کے بہترین [illegible] ڈاکٹروں [illegible] معزز عہدہ داران سلطنت کے سرٹیفکٹوں اور [illegible] استعمال ہونے پر بھی دن بدن ترقی کر رہی ہے [illegible] ۲۸۸۳ روپے روح حیات کی تین دن کی بکری سے کون ہے جو یہ نتیجہ نہ نکالے کہ روح حیات اس وقت انسان کی دوبارہ زندگی کے لئے لاثانی دوا ہے۔ [illegible] دنیا کی تمام لذتوں سے محروم ہو بیٹھے ہوں ان کے لئے روح حیات تریاق کا حکم رکھتی ہے [illegible] اعصاب کی طاقت افزا غذا ہے [illegible] قوت باہ [illegible] نامردی - ضعف باہ - ضعف مثانہ - جریان - سرعت - رقت - ضعف اعصاب - ضعف معدہ - ضعف دماغ - ضعف جگر - ذیابیطس اور اختلاج قلب کے واسطے [illegible] جسمانی کمزوری - لاغری - بیرونی اور زردی چہرہ کے لئے اکسیر ہے [illegible] ان اعصاب پر پڑتا ہے جن پر قوت باہ کا مدار ہے - بزدل کو جوانمرد - جوان کو ممتاز اور بوڑھے کو صاحب [illegible] علی العموم اولاد نرینہ پیدا ہوتی ہے۔ باوجود ان اوصاف کے روح کی قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنہ (عہ/)۔ روح حیات کے علاوہ [illegible] الاثر دوائی جو صرف بیرونی [illegible] اعصاب کو تر و تازہ کر دیتی ہے وہ [illegible] روغن دافع سستی ہے۔ یہ روغن رگوں پٹھوں کی سستی - لاغری وغیرہ دور کر کے [illegible] طاقت بحال کرتی ہے۔ بالکل گئے گذرے مریضان نامردی کو پورا پورا مرد بنا دیتا ہے۔ قیمت فی شیشی روغن دافع سستی چار روپیہ چار آنہ (عہ/)۔ یہ ہر دو دوائیں حکیم محمد شریف آئی ڈاکٹر کیمیاگر - پروپرائیٹر شفا خانہ عام لاہور سے طلب کریں۔

حضرت مولوی نور الدین صاحب کے فرمائے ہوئے روزانہ درس قرآن شریف سے نوٹ

پارہ چودہواں ۱۴

سورۃ الحجر

(مورخہ ۹ر جنوری سنہ ۱۹۱۰ء رکوع ۳)

گذشتہ اشاعت سے آگے

فاخرج منہا۔ نکل جا تو اس مرتبہ سے۔

فانک رجیم۔ کیونکہ تو دھتکارا ہوا ہے۔

فانظرنی۔ یہ اس کی خواہش ہے۔ جو لوگ سمجھتے ہیں کہ شیطان کی یہ خواہش پوری ہوئی۔ غلطی کرتے ہیں۔ ہاں فرمایا۔

الی یوم الوقت المعلوم۔ ہر آدمی کے ساتھ بقدر اس کے ساتھ شیطان ہوتا ہے ایک وقت آتا ہے کہ نیک انسان بیدار ہوتا ہے پھر شیطان کا داؤ اس پر نہیں چلتا۔

عبادی۔ کچھ ضرورت نہیں کہ عبادی سے خاص بندے مراد لئے جاویں۔ کسی آدمی پر شیطان کا غالب نہیں ہاں جب انسان خود اس کا کہا مانتا ہے جیسا کہ میں نے کئی بڑے بڑے ڈاکوؤں سے پوچھا ہے اور انہوں نے مانا ہے کہ کوئی ہمیں جبراً نہیں لے جاتا بلکہ خود ہی جاتے ہیں۔

مورخہ ۱۰ر جنوری سنہ ۱۹۱۰ء

(سورۃ الحجر۔ رکوع ۴)

المتقین۔ تقوے اختیار کرنے والے۔ ایسے لوگوں کے عقائد صحیح ہوتے ہیں۔ اللہ پر ایمان۔ فرشتوں پر۔ کتابوں پر۔ نبیوں پر ایمان۔ جزا و سزا پر ایمان اور اعمال صالحہ رہیں اس لئے فرمایا۔ مال کو خرچ کریں۔ ذوی القربیٰ۔ یتامیٰ۔ مساکین۔ سائلین۔ غلاموں کے آزاد کرنے پر۔ نماز پڑھیں۔ زکوٰۃ دیں۔ صابر ہوں۔ (تنگی۔ غریبی۔ لڑائی۔ بیماری کے اوقات میں) بس یہی متقی لوگ ہیں۔

کچھ اور نشان بتاتا ہے وہ سلامتی کے گھر میں رہتے ہیں۔ کسی نیک بندے کی نسبت ان کے دل میں رنجش نہیں رہتی۔

نبیٔ عبادی۔ امید و بیم دو پر ہیں۔ مومن کے لئے اللہ کے حضور میں پہونچنے کے لئے۔ اس کا ثبوت آگے آنیوالے بیان میں دیتا ہے۔

بغلٰم۔ اس بچے کے جوان ہونے کی خبر بھی دیدی۔

الضالون۔ خدا کے صفات سے ناواقف ہیں۔

فما خطبکم۔ حضرت ابراہیم کا قلب محسوس کر رہا تھا۔ کہ یہ کوئی عذاب بھی لائے ہیں۔ اس لئے

بشارت سنکر بھی دریافت کیا۔

قوم مجرمین۔ حضرت علی فرماتے ہیں کہ اگر قرآن شریف میں اس کا ذکر نہ ہوتا۔ تو میرے وہم و گمان میں بھی یہ نہ تھا کہ کوئی انسان مردوں سے بھی زنا کرتا ہے۔

مورخہ ۱۱ر جنوری سنہ ۱۹۱۰ء

(رکوع ۵)

لوطؑ کی قوم عرب کے شمال مغرب میں آباد تھی ان کی بستیاں کئی تھیں۔ ایک کا نام سڈوم ایک کا گمارا۔ ایک کا نام صعر تھا۔ اسی واسطے اس قوم کے بدکاروں کو سڈومی کہتے ہیں۔

منکرون۔ ناپسند کئے گئے۔

فیہ یمترون۔ وہ عذاب جس میں یہ شک کرتے تھے۔

لا یلتفت منکم احدٌ۔ چونکہ عذاب میں گرفتار ہونے والی نے پیچھے مڑ کر دیکھنا تھا اس لئے دوسروں کو ایسا حکم ہوا۔ بعض حکم خاص مصلحت پر مبنی ہوتے ہیں۔

حیث تؤمرون۔ پاس ایک پہاڑ تھا اس پر چلے جانے کا حکم تھا۔

دابر۔ (۱) اول (۲) آخر (۳) جو پیچھے و مدبر ہوں۔

یستبشرون۔ کیونکہ وہ لوگ حضرت لوطؑ پر کسی قسم کا الزام آنے کے منتظر تھے۔

فلا تفضحون۔ مہمانوں کی بے عزتی کر کے مجھے ذلیل مت کرو۔

عن العالمین۔ اجنبی لوگوں کی آمد سے منع نہیں کیا۔

ان کنتم فاعلین۔ اگر تم اس مقصد کی تحقیق کرنا چاہتے ہو تو میری بیٹیوں کو دیکھو جو بیاہی ہوئی ہیں۔

یعمہون۔ (۱) اندھے (۲) (۳) ناعاقبت اندیشی کرتے تھے۔

للمتوسمین۔ وہ لوگ جو بڑی فراست والے ہوں اور عبرت پکڑنے والے ہوں۔

انہا۔ وہ بستیاں عذاب کا نشان۔

مقیم۔ موجود۔ واضح۔ وہاں کی جھیل کا نام۔ ڈیڈ سی۔ جھیل مردار۔ جس میں کوئی جاندار زندہ نہیں رہتا۔

اصحٰب الایکۃ۔ بن۔ جنگل۔ جس میں بہت سے درخت ایک دوسرے سے ملے ہوئے ہوں۔

لبامام۔ امام اس شاہ راہ اور اس شخص کو کہتے ہیں جس کی طرف لوگوں کا قصد ہو۔ چونکہ شاہ راہ کی طرف اکثر لوگ منزل تک پہونچتے۔

مورخہ ۱۷ر جنوری سنہ ۱۹۱۰ء

(سورۃ الحجر۔ رکوع ۶)

الحجر۔ ثمود کی قوم جہاں رہتی تھی اس کو حجر کہتے ہیں۔

حجر میں بحث ہوئی ہے کہ حجر کیا چیز تھی۔ بعض لوگ کہتے ہیں اس قوم کے دار السلطنت کا نام ہے بعض اس میدان کا نام بتاتے ہیں۔ حدیبیہ۔ حضرموت۔ حجاز۔ تہامہ کے علاقوں کو عدن سے لیکر حجر کہتے ہیں۔ وہاں کی قوم ثمود میں صالح نبی آئے تھے۔

آیاتنا۔ اپنے احکام۔

وکانوا ینحتون من الجبال۔ اس زمانے مین بھی اس کا رنگ پایا جاتا ہے۔ یعنی پہاڑ کھود کر کوٹھیان بنانا۔ ایک سہل زمین ہوتی ہے ایک جبلی زمین۔ دونون مقامات پر اس زمانے کے لوگ بھی کوٹھیان وغیرہ بناتے ہین اور اس پر اتراتے ہین۔

الصیحۃ۔ اس کے معنے عذاب کے ہین۔ آواز کے معنے بھی درست ہین۔ جب پہاڑون مین بڑے بڑے زلزلے آتے ہین تو زلزلون سے پہلے گونج اور گرج پیدا ہوتی ہے۔

صاح الزمان بآل برمک صیحۃ۔ خروا لصیحتہ علی الاذقان۔

برمک ایک قوم تھی۔ جس نے حضرت ہارون الرشید علیہ رحمۃ اللہ کے زمانے مین بڑی ترقی کی۔ اونھون نے تمام طاقتور جاگیرون اور علاقون بلکہ شعراء و علماء کو اپنے قبضے مین کر لیا تھا۔ ہارون الرشید نے ان کی نیت پر اطلاع پاکر انہین ایک ہی دفعہ مین ہلاک کر دیا۔ شاعرون کو چونکہ بہت انعام دیتے تھے اس لئے اونھون نے ان کی سخاوتون کی بڑی تعریف کی ہے۔

وما خلقنا السموات۔ یہ آیت اس اعتراض کے جواب مین ہے۔ جو الحق تھم الصیحۃ سے کسی نادان کے دل مین پیدا ہو سکتا ہے۔ کہ زلزلے آنا تو ایک نیچرل بات ہے۔ پھر زلزلہ آنے پر صلحاء کی ہلاکت بھی ہو جاتی ہے۔ فرماتا ہے۔ آسمان و زمین کو ہم نے حق و حکمت سے پیدا کیا۔ ہم نے پہلے ہی سے یہ انتظام کر رکھا ہے۔ عذاب اسی وقت آئیگا۔ جب صلحاء بالعموم نہ رہے اور زلزلہ اگر کسی ظاہری سبب سے پیدا ہوتا ہے۔ تو اس کا باطنی سبب بھی ہے۔ اور ہم اسے خوب جانتے ہین۔

فاصفح الصفح الجمیل۔ عذاب کے لانے کے لئے صبر بھی بہت مفید ہے۔ لاہور سے ایک اخبار شبہ چنتک نکلتا تھا۔ وہ اس سلسلہ پر سخت معترضانہ اور مضر حملے کرتا۔ میرے دل مین بعض اوقات اس کے جواب کا جوش اُٹھتا۔ اس لئے مین نے ایک دفعہ حضرت کی خدمت مین عرض کیا۔ تو فرمایا کہ تمہارے جواب سے کیا بنے گا۔ صبر کرو۔ کہ خدا صبر کرنے والون کے ساتھ ہے۔ پھر ایک موقعہ آیا۔ تو آپ نے توجہ فرمائی اور ایسی توجہ فرمائی۔ کہ جناب الٰہی سے درست توفانی ان کا صفایا ہی ہو گیا۔

سبعاً۔ اس کے معنے سات آیتین۔ یعنی الحمد شریف۔ یہ ان آیتون مین سے ہین۔ جو کئی بار نمازون مین پڑھی جاتی ہین۔ چنانچہ و نمازون مین بالعموم چالیس رکعتون مین یہ سورۃ دُہرائی جاتی ہے۔ کئی تابعین نے کہا ہے۔ بقرہ۔ آل عمران۔ نساء۔ مائدہ۔ انعام۔ اعراف۔ توبہ ان سات سورتون کا نام سبع مثانی ہے۔ بعض نے توبہ کی بجائے یونس کو رکھا ہے۔ کیونکہ ان کا بیان آپس مین ملتا جلتا اور دُہرا دہرا ہے۔

لاتمدن عینیک۔ قرآن شریف ایسی نعمت کے مقابلہ مین اس فانی دولت کی کچھ پروا نہ کر اور آنکھ اٹھا کر بھی نہ دیکھ۔

ازواجاً۔ رنگ برنگ۔

المقتسمین۔ مقتسم کے کئی معنے کئے گئے ہین۔ ایک یہ کہ یؤمنون ببعض ویکفرون ببعض۔ دوم یہ تقاسموا باللہ۔ جیسے حضرت ثمود کی قوم نے قسم کھائی تھی۔ کہ رات حضرت صالح کو مار ڈالین گے۔ اسی طرح نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے مین قوم کے لوگون نے بھی مشورہ کیا۔ (۳) تقاسموا علی سبل مکۃ۔ کفار نے اسلام کے خلاف اُبھارنے کے لئے مختلف شاہراہون پر آدمی مقرر کر رکھے تھے۔ اس کا نمونہ ہم نے دیکھا ہے۔ کہ لوگون کے بہکانے کے لئے رستون مین اپنے ایجنٹ چھوڑ دیتے ہین (۴) عجیب عجیب معنے کر کے کئی فرقے بنا دئے۔ چھ شخصون کے نام مجھے یاد آگئے۔ (۱) اسود بن زرارہ (۲) اسود بن زہرہ (۳) ولید مخزومی (۴) عاص سہمی (۵) اسود بن مطلب (۶) حارث خزاعی۔ یہ سب کے سب مختلف عبرت و دہشت ناک امراض سے ہلاک ہوئے۔

فسبح بحمد ربک۔ بعض لوگون نے سجدون مین عجیب عجیب طرح کی دعائین قرآن شریف کی مختلف آیات سے کر پڑھنی شروع کر دی ہین حالانکہ سجدون مین قرآنی دُعاون کے پڑھنے کی ممانعت ہے۔ وہ دیکھین۔ کہ یہان جو صاف حکم ہے اس کی تعمیل نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کس طرح فرمائی۔ رکوع و سجود مین پڑھا جاتا ہے۔ سبحانک اللھم ربنا وبحمدک اللھم اغفرلی حضرت مجدد الف ثانی نے اس کے متعلق کہ رات کو سبحان اللہ۔ الحمد للہ۔ اللہ اکبر پڑھ کر سونے ایک نکتہ لکھا ہے وہ یہ کہ جیسا کسی کو تحفہ و ہدیہ دین ویسا ہی انعام ملتا ہے۔ جناب الٰہی مین جو تسبیح و تحمید کا ہدیہ پیش کرے گا۔ خدا تعالیٰ اس کے بدلے مین اس شخص کو جس نے ہدیہ پیش کیا۔ گناہون سے پاک کر دے گا۔ اور پسندیدہ خصائل سے محمود بنا دیگا۔

یاتیک الیقین۔ یقین سے مراد موت ہے۔

یہان سورۃ الحجر کے نوٹ ختم ہوئے

آغاز سورۃ النحل

مورخہ ۱۸ جنوری سنہ ۱۹۱۰ء

(رکوع نمبر ۱)

چند سورتین۔ الر۔ الر سے شروع ہوتی ہین یہ لفظ بہت خطرناک ہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ جو کچھ تم لوگون نے ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کیا وہ مین خوب دیکھ رہا ہون۔

اب اس سورۃ مین اس کے نتیجہ کا ذکر کرتا ہے۔

امر اللہ۔ امر کے معنے حکم کے ہین۔ فلا تستعجلوہ سے ظاہر ہے۔ کہ یہان وعید کا مذکور ہے

ینزل الملائکۃ۔ شرک کے دفعیہ کے لئے اس نے فرشتون کو اپنا کلام دے کر نازل کیا علی من یشاء۔ مراد ہمارے نبی کریم حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔

بالحق۔ ازل مین مقدر تھا کہ ایک وقت آئے گا۔ کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مبعوث ہون گے اور لوگ ان کے مقابل مین شرارتین کرین گے۔ جو سزا پائین گے۔ چنانچہ اس کے مطابق انتظام ہو رہا ہے۔

دفء ۔ دفء کے معنے گرمی حاصل کرنا ۔ جو جانوروں کی پوستینوں سے حاصل ہوتی ہے ۔ اور دفء کے معنے نسل کے بھی ہیں ۔

جمال ۔ عزت کا نشان ۔

تریحون ۔ واپس آنے چرانے کا ذکر پہلے اس لئے فرمایا کہ اس وقت جانور موٹا تازہ ہو کر واپس آتا ہے اور اس میں زیادہ تر اظہار شوکت ہوتا ہے ۔ یہ تمام انعام اس لئے ذکر فرمائے ۔ کہ دیکھیں ان نعمتوں کا تم کفر رہے ہو جس کا نتیجہ بد اٹھاؤ گے ۔ یا شکر کرتے ہو ۔

و یخلق مالا تعلمون ۔ وہ نئی نئی سواریاں جو تمہارے علم میں نہیں پیدا کریگا ۔

قصد السبیل ۔ قصد کے معنے بیان کرنا کیا معنے وہ جو صراط مستقیم ہے اسکا بیان کرنا خدا کے ذمے ہے ۔ دوسرے معنے یہ کہ میانہ راہ ۔ دونو معنے صحابہ و تابعین سے ثابت ہیں ۔

مورخہ ۱۹ ؍ جنوری سنہ ۱۹۱۰ء

(رکوع ۸)

ھو الذی انزل من السماء ۔ جس طرح ظاہری بارشیں ہوتی ہیں اسی طرح روحانی بارشیں ہوتی ہیں ۔ چنانچہ ایسی بارش میں ایک اعلےٰ درجہ کا وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تھا ۔ جس کے ساتھ ہر قسم کے درخت نکلے ۔ کچھ مثل ابوبکر و عمر و عثمان و علی ... اعلےٰ درجے کے ۔ کچھ ان سے کم درجہ کے ۔ کچھ مخالف قسم کے درخت بھی پھوٹ نکلے ۔ جیسے ابوجہل عتبہ شیبہ و ربیعہ ۔

آسمان سے جب پانی برستا ہے تو قسم قسم کے درختوں کو پہونچتا ہے اور انہی کی قسم کے موافق نشو و نما ہوتی ہے ۔

و ما ذرا لکم فی الارض ۔ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ خراب قسم کا بیج کسی اچھے سے پیوند کرتے ہیں ۔ اسی طرح تعلیمات آلہی سے لوگوں کے حالات بدل جاتے ہیں ۔

لتاکلوا منہ لحماً طریا ۔ سمندر کا بعض پانی بہت تلخ ہوتا ہے ۔ مگر اس کی مچھلی خوش ذائقہ ہوتی ہے ۔ اسی طرح خدا کی مخلوقات ہیں ۔ جو شریر ہیں ۔ انہی میں سے ایک نیک مبعوث ہو جاتا ہے ۔

مواخر ۔ بوجھل ۔ ہواؤں کو چیرنے وال ۔ بڑی آواز سے ۔

والذین یدعون ۔ یہ آیت حضرت مسیح کے خالق ہونے کے اعتقاد کو رد کرتی ہے (اور اسی سے ان کی وفات بھی ثابت ہوتی ہے)

تمید بکم ۔ تمید ۔ چکر کہانا ۔ دوران سر کو بھی کہتے ہیں ۔ تمید بکم کے معنے ہوئے وہ بھی تمہارے ساتھ ہی چکر کھاتے ہیں ۔ دوسرے مید کے دو معنے ہیں ۔ جس سے میدہ کا لفظ نکلا ہے ۔ جسکو کھاتے ہیں ۔

مورخہ ۲۰ ؍ جنوری سنہ ۱۹۱۰ء

سورۃ النحل (رکوع ۹)

جب انسان مطالعہ کرتا ہے نعمتیں دی ہوئی کس کی ۔ اور کس کے ذریعے سے ہم متمتع ہو سکتے ہیں ۔ اور ان نعمتوں کا پیدا کرنے والا کون ہے ۔ اور ان نعمتوں کے کفران پر سزا دینے والا کون ہے ۔ اتی امر اللہ کہنے والا کون ہے ۔ تو اللہ تعالیٰ کی ہستی پر ایمان بڑھتا ہے ۔

الٰہ واحد ۔ اعلےٰ درجہ کی محبت اعلےٰ درجہ کی اطاعت اعلےٰ درجہ کا تذلل ان باتوں کی مستحق ایک ہی ذات ہے ۔

تعجب ہے ۔ کہ لوگوں نے انسانوں میں سے ہی معبود بنا لئے ۔ مگر ایسے تمام معبود بڑی بڑی سخت مصائب میں گرفتار ہوئے تاکہ ان کی بشریت واضح ہو جاوے امام حسین مسیح بن مریم علیہ السلام رام چندر جی سب پر سخت مصیبتیں پڑیں ۔

مورخہ ۲۲ ؍ جنوری سنہ ۱۹۱۰ء

(رکوع نمبر ۱۰)

مکر ۔ آریوں کو مکر کے متعلق بہت سے جواب دئے گئے ہیں ۔ مگر وہ اپنے سوال کو پیش کئے ہی جاتے ہیں ۔ اصل بات یہ ہے ۔ کہ بعض الفاظ ملکی حالات کے لحاظ سے خاص معنوں میں لئے جاتے ہیں ۔

عربی زبان میں مکر تدبیر کو کہتے ہیں ۔ جو دو قسم کی ہیں ۔ ایک بری ۔ دوم اچھی ۔

فاتی اللہ بنیانھم من القواعد ۔ یعنی استیصال فرما دیا ۔ تعلیم اور ذہن نشین کرنے کے لئے اطناب فرمایا ۔

من حیث لا یشعرون ۔ ضروری ہے ۔ کہ انبیاء علیہم السلام نے جن باتوں سے منع کیا ان سے ابتدائی مرحلہ ہی میں رک جاویں ۔ ورنہ عذاب ایسے طور سے آئے گا کہ پتہ بھی نہ لگے گا ۔

یجزی اللہ المتقین ۔ اس میں بشارت ہے ۔ پس وہ انعام جو صحابہ کی جماعت پر ہوئے اب بھی ہو سکتے ہیں ۔

یستھزؤن ۔ ہزو کہتے ہیں کسی چیز کو ہلکا جاننا ۔ حقیر ماننا ۔

مورخہ ۲۳ ؍ جنوری سنہ ۱۹۱۰ء

(سورۃ النحل ۔ رکوع ۱۱) لو شاء اللہ ما عبدنا ۔

اچھی بات کو بھی برا آدمی گندے معنوں میں لے لیتا ہے ۔ سیدھی بات تو یہ تھی کہ جیسے خدا کی مشیت مجبور کر کے مسلمان نہیں بناتی ۔ اسی طرح مشرک بھی نہیں بناتی ۔ مگر وہ ایک شق کو لیتے ہیں ۔ (وہ مشیت مجبور کر کے) جس سے خدا پر الزام آئے ۔

۸ ۔ انعام ۔ رکوع ۶ میں بھی مشرکین کے اسی قول کا ذکر ہے ۔ جسکی خوب تردید فرمائی گئی ہے ۔

من یضل ۔ ایسے انسان جن کے بدعملوں کا نتیجہ یہی ہے کہ خدا کی طرف سے اضلال ہے ۔

مورخہ ۲۴ ؍ جنوری سنہ ۱۹۱۰ء

(سورۃ النحل رکوع ۱۲)

مکہ میں مسلمانوں کی حالت ناگفتہ بہ تھی ۔ صرف مالوں کا ہی فکر نہ تھا بلکہ جانوں کا بھی ۔ ایسے وقت میں حضرت حق سبحانہ وحی فرماتے ہیں ۔ کہ لوگ مہاجر ہوں گے اور پھر مظفر و منصور

ہوں گے۔ شیعہ قوم بھی غور کرے۔ جو مہاجرین کی معائب شماری اپنا فرض سمجھتی ہے یاد رکھو۔ کہ جو شخص کچھ اللہ کے لئے چھوڑتا ہے۔ وہ دنیا میں بھی اُس کا بدلہ پاتا ہے۔

ولاجر الاخرۃ۔ دنیا کے سکھ سے اجر آخرۃ پر دلیل قائم کی۔ جب ایک بات حاصل ہوگئی۔ تو بدلیل اربعہ متناسبہ دوسری ضرور حاصل ہوگی۔

الذین صبروا۔ نیکیوں پر قائم رہنا اور بدیوں سے رکنا۔ صبر ہے۔

الا رجالا۔ الا بمعنے غیر ہے۔

اھل الذکر۔ قرآن شریف میں دوسرے مقام پر ہے۔ انا نحن نزلنا الذکر وانا له لحافظون۔ اور فرمایا۔ ان الذین کفروا بالذکر لما جاءھم۔ جس سے معلوم ہوا کہ ذکر سے مراد قرآن مجید ہے۔ انزلنا الیک الذکر میں بھی اس کی تشریح فرمائی (اہل الذکر سے اہل اسلام مراد ہیں)

الذین مکروا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قید کردیں۔ قتل کردیں۔ یا جلا وطن کردیں۔ کفار مکہ یہ تدبیریں کر رہے تھے۔

ان یخسف اللہ بہم الارض۔ اس ملک میں ہم تمہیں ذلیل کردیں۔ ایک شعر یاد آ گیا۔ حماسہ میں ابوثمامہ کا شعر ہے۔

وان ابیتم فاننا معشر انف۔ لا نطعم الخسف ان السم مشروب

علے تخوف۔ تخوف کے معنے عربی زبان میں گھٹنے کے ہیں۔ یعنی ہم تمہیں ایسے گرفتار کریں کہ تم گھٹتے جاؤ۔

مورخہ ۲۵ جنوری سنہ ۱۹۱۰ء

(سورۃ النحل رکوع ۱۳)

قال اللہ۔ اور فرمارہا ہے اللہ نے۔

الھین اثنین۔ دو معبود بھی نہ بناؤ۔ چہ جائیکہ دو سے زیادہ۔

فایای فارھبون۔ اس کے ترجمہ کی اُردو زبان متحمل نہیں ہوسکتی۔ ف۔ ایای۔ ف تین چیزیں ہیں یا اس لئے اس کا ترجمہ یوں ہوسکتا ہے تو دو مجھ سے پھر کہتا ہوں مجھ سے ہی پھر مجھ سے ہی ڈرو۔

الدین۔ دین کے معنے۔ مذہب وملت۔ فرمانبرداری۔ جزا و سزا۔

واصبا۔ دائما۔ ہمیشہ۔ ایک شعر یاد آ گیا۔ بڑے آدمی کا جو زبان عربی کے اماموں میں سے ہے۔

لا ابتغی الحمد القلیل بقاءہ۔ یوما۔ بذم الدھر اجمع واصبا۔

میں ایسی مدح کسی کی نہیں چاہتا۔ جس کا بقا تھوڑی مدت ہو اور جو لعنت۔ بُرائی ہو وہ ہمیشہ تک چلی جاوے۔

تجئرون۔ فریاد کرتے ہو۔ آوازیں اٹھاتے ہو۔ گڑگڑاتے ہو۔ زاری کا لفظ ہمارے ملک میں اس کے لئے رائج ہے۔

لیکفروا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ کفر نعمت کریں۔

مورخہ ۲۶ جنوری سنہ ۱۹۱۰ء

(سورۃ النحل۔ رکوع ۱۴)

لو یؤاخذ اللہ الناس بظلمھم۔ کس قدر بدکاریاں ہوتی ہیں۔ کس قدر بدمعاملگیاں ہوتی ہیں۔ کس قدر شرک ہوتا ہے۔ اگر ان سب کی سزا میں اللہ پکڑے۔ تو سب ہی ہلاک ہو جاویں۔ جب آدمی ہلاک ہوگئے۔ تو حیوان وغیرہ خود بخود ہی ہلاک ہوگئے۔ کیونکہ یہ تو انسان کی خاطر سے ہیں۔

لا یستاخرون ساعۃ۔ آئے ہوئے وقت کو پیچھے نہیں کرسکتے۔

ایک بزرگ کی بات سناتا ہوں۔ ان سے کسی نے کہا۔ میں نے دودھ میں پانی ملا کر بیچا ہے۔ مجھے تو بڑا ہی نفع ہوا ہے۔ کوئی نقصان نہیں پہونچا۔ اس بزرگ نے کہا کہ جتنا پانی تم اب تک ملا چکے ہو۔ اتنا ایک گڑھا کھود کر اس میں پانی ڈالو (اترو) چنانچہ اس نے ایسا کیا۔ تو اس کے گلے تک آیا۔ بزرگ نے فرمایا۔ دیکھو ابھی تمہارے ڈوبنے کا وقت نہیں آیا۔ غرض بدکار کی بدکاری کی سزا کے لئے بھی ایک وقت ہوتا ہے۔

ولا یستقدمون۔ اور نہ پہلے کرسکتے ہیں۔

لا جرم۔ لابد۔ ضرور۔ جرم کے معنے کسب کے بھی کئے ہیں پس لا حرف تاکید ہوگا۔

مفرطون۔ ظاہر میں ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ افراط سے ہے۔ عربی زبان میں فرط اُسے کہتے ہیں۔ جو نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔ انا فرطکم علی الحوض۔ بچہ فوت ہوتا ہے۔ اس کے لئے دعا ہوتی ہے۔ اللھم اجعلہ لنا فرطا۔

ایک فارط ہوتا ہے" جو آپ جاتا ہے۔ اور جو آگے بھیجا ہوتا ہے۔ اسے فرط کہتے ہیں۔

فارط اور فراط کے لئے ایک شعر یاد آ گیا۔ فاستعجلونا وکانوا من صحابتنا کما تعجل

مفرطون کے معنے ہوئے (آگے بھیجے گئے)

اللہ نے انسان میں دونوں قسم کی طاقتیں دی ہوئی ہیں۔ اگر غضب ہے۔ تو ساتھ رحم بھی ہے اگر عفت ہے تو شہوت بھی۔ انسان کو اللہ نے حکومت بخشی ہے۔ کہ وہ غضب و رحم میں۔ عفت و شہوت۔ حرص وقناعت میں عدل قائم رکھ سکے۔ ہر ایک کو اپنی حد سے نہ بڑھنے دے۔ لیکن کسی کی تحریک سے متاثر ہوکر وہ غلطی کر بیٹھتا ہے۔ جب ایسی باتیں کثرت سے بڑھ جاتی ہیں۔ تو ان سے روکنے کے لئے اللہ تعالیٰ اپنی جناب سے کسی شخص کو خلعت نبوت سے سرفراز فرماتا ہے۔ پھر اس کے بعد خلفاء ہوتے ہیں۔ ان کے نواب ہوتے ہیں۔

فھو ولیھم۔ ایمانداروں کا تو اللہ والی ہے۔ چنانچہ فرمایا ہے۔ اللہ ولی الذین اٰمنوا یخرجھم من الظلمٰت الی النور۔ مگر وہ جو کفر کرتے ہیں ان کا ولی شیطان ہوتا ہے۔

انزل من السماء ماءً۔ زمین میں بہت سے بیج ہوتے ہیں۔ جن میں تفریق نہیں ہوسکتی۔ مگر بارش جب برستی ہے۔ تو ہر بیج پھوٹ کر نکل آتا ہے۔ پھر ظاہر ہو جاتا ہے کہ یہ گلاب ہے۔ اور یہ ستیاناسی۔ اسی طرح وحی الٰہی آکر حق و باطل سے ممتاز کر دیتی ہے۔

(باقی آئندہ انشاء اللہ تعالیٰ)